

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 جنوری 2009 بمطابق 15 محرم الحرام 1430 ہجری صحیح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ  
الْخِصَامِ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ  
الْفُسَادَ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُ جَهَنَّمَ وَلَيْسَ الْمُهَادُّ۔ صَدَقَ اللَّهُ  
الْعَظِيمُ۔

(ترجمہ): اور کوئی شخص تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنی مانی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب بیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو (برباد) اور (انسانوں اور حیوانوں کی) نسل کو نابود کر دے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کرو تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے۔ سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions' Hour', Irrigation Department. Hafiz Akhtar Ali Sahib, Question No.. 56.

\* 56 - حافظ اختر علی: کیا وزیر آبیاشی و برقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (ا) آیا یہ درست ہے کہ بائیزئی ایریگیشن سکیم صوبہ سرحد کیلئے ایک کثیر الفوائد منصوبہ ہے؛  
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی اور وفاقی پی ایس ڈی پی میں شامل ہے؛  
 (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کیلئے مرکزی حکومت کی طرف سے کافی فنڈ بھی ریلیز ہوئے ہیں؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے پر کام کیوں شروع نہیں کیا جا رہا؟  
 جناب پرویز خٹک (وزیر آبیاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مذکورہ سکیم کیلئے مرکزی حکومت نے مندرجہ ذیل فنڈز ریلیز کئے ہیں:

سال	رقم
2006-07	63.764 ملین روپے
2007-08	25.00 ملین روپے

(د) مذکورہ منصوبے کے منظور شدہ پی سی ون میں مشاورتی خدمات (Consultancy Services) for survey, Investigation, Detail Design & Construction supervision of Baizai Irrigation Scheme) کیلئے مبلغ 29.00 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ مشاورتی خدمات کی تکمیل کیلئے کنسلٹنٹس کی پری کوالیفیکیشن کی گئی اور کنسلٹنٹس سے ٹکنیکی اور مالی تجاویز (Technical & Financial Proposals) طلب کئی گئیں۔ سال 2006-07 کے دوران کنسلٹنٹس نے مشاورتی خدمات کیلئے مبلغ 86.371 ملین روپے کی مالیاتی تجویز (Bid) پیش کی جو کہ پی سی ون میں منظور شدہ رقم یعنی 29.00 ملین روپے سے بہت زیادہ تھی، لہذا صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا کہ مذکورہ مشاورتی خدمات (Consultancy Services) کو دوبارہ اخبارات میں مشتہر کیا جائے۔ لہذا مشاورتی خدمات کو اخبارات میں دوبارہ مشتہر کرنے کے بعد سات عدد کنسلٹنٹس کو پری کوالیفیکیشن کر لیا گیا ہے اور مذکورہ مشاورتی خدمات کیلئے ٹی او آر (TORs)، ڈی سی ایس سی (DCSC) کی

منظوری کیلئے مورخہ 15/05/2008 کو ارسال کر دیئے گئے ہیں جن کی منظوری کے بعد پری کوالیفائڈ کنسلٹنٹس (Pre-Qualified) کنسلٹنٹس (L.O.I) Letter of Intent جاری کیا جائے گا اور ان سے تکلیفی اور مالیاتی تجاویز طلب کی جائیں گی جس کے بعد کامیاب کنسلٹنٹس کو مشاورتی خدمات (Consultancy) کی (DCSC) سے منظوری کے بعد ورک آرڈر جاری کیا جائے گا۔ مذکورہ منصوبہ Revised PC-Ik مبلغ 1810.621 ملین روپے پی ڈی ڈی بلوپی نے مورخہ 12/05/2008 کو کیسز کر کے وفاقی حکومت کی منظوری کیلئے ارسال کر دیا گیا ہے۔ سروے، تفتیش (Investigation) اور تفصیلی ڈیزائن کی تکمیل کے بعد منصوبہ کے ٹینڈر جاری کئے جائیں گے اور اس کے بعد منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائیگا جو کہ انشاء اللہ تین سال کے عرصہ میں 2011-12 میں مکمل ہوگا۔

Mr. Speaker: Any supplementary question? Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، جواب خود دوئی راغله دے خو سپلیمنٹری سوال دا دے چہ یو خود دوئی دھغے اد وار لیکلی دی خو منسٹر صاحب د مونر۔ تہ کرنٹ پوزیشن واضح کری۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی جو دو ایک مائیک کام کرتے ہیں، ادھر چلے جائیں۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب د دے Permission بہ ور کوئی جی، د پردی سیٹ نہ دوئی خبرے نہ شی کولے، د دے Permission بہ ور کوئی۔

جناب سپیکر: خیر دے دا د نکھت بی بی سیٹ دے خو حافظ اختر علی صاحب تہ پرے Permission شتہ۔

حافظ اختر علی: ما دا وائیل، وَلِلَّهِ جَالٍ عَلِيهِنَّ دَرَجَةٌ، نو منسٹر صاحب د مونر۔ تہ صرف دا خبرہ واضحہ کری جی چہ د دے لبر کرنٹ پوزیشن مونر۔ تہ او بنائی۔ منسٹر صاحب خو دیر بنہ سرے دے، پہ فلور باندے دیر حق بیانوی او دویم سپلیمنٹری زما دا دے چہ پہ دیکنبے بائزئی ایریکیشن سکیم چہ دا یو دیر اہم سکیم دے او د سابق وزیر اعلیٰ صاحب پہ ذاتی کوششونہ سرہ دا منظور شوے وو، پہ دیکنبے اوس جی دا کوم پوسٹونہ دی، یو تیکنیکل پوسٹونہ دی او یو دا کلاس

فور وغيره دي نو كه منسٽر صاحب مونڙ ته صرف دا وضاحت او ڪري ڇهه دا  
ٽيڪنيڪل پوسٽون به ڀه ميرٽ باندو ڪيري او كه نه د مردان دے ايجوڪيشن ڀه  
شانٽے ڀه پيسو باندو خرڇيري؟ او بله دا ڇهه دا لوڪل، مقامي خلق به ڀه دے  
ڪلاس فور باندو اخلي او كه نه د بهر نه به خلق راولي؟

Mr. Speaker: Ji, any supplementary, any other supplementary?

مفتي ڪفايت اللہ: جي۔

جناب سپيڪر: جي مفتي ڪفايت اللہ صاحب۔ ستاسو آواز تههڪ دے، پوره دے جي، تاسو  
داسے هم وئيلے شي۔

مفتي ڪفايت اللہ: زه جي ڀه دے خفا نه يمه ڇهه لڪه دا لائٽ ڇهه دے، دا آف ڪيري، زه  
وايمه ستاسو زره ڪنيس ڇهه ڪوم لائٽ دے، هغه د آف نه شي جي، مهرباني جي۔  
دا سوال جي د حافظ صاحب سوال دے او دا دے جز (د) ڪنيس دوي جواب  
راڪرے دے ڇهه "منظور شده ڀي سي ون مشاورتي خدمات ڪيلے"، بيا د هغه پوره تفصيل دے،  
زما ديڪنيس سوال دا دے د محترم وزير صاحب نه ڇهه د دوي دا پراسس ڀير  
زيات Slow دے، يعني د دے د ڀاره يونسل غواري، يونسل فنا شي، بل نسل ڇهه  
راشي نو هغه ته به خبره ياده نه وي، آخر دغے محكمے دومره غفلت ولے ڪرے  
دے ڇهه دومره Slow process ئے ڇلولے دے او تراوسه پوره مونڙه د دے نه  
مستفيد نه شو؟ ڪه Kindly دوي لڙ غوندي د دے وضاحت او ڪري نو ڀيره  
مهرباني به وي جي۔

Mr. Speaker: Any other supplementary? Ji Minister Irrigation please.

وزير آبپاشي: جناب سپيڪر، حافظ اختر علي صاحب Already ايريگيشن منسٽر  
وو، د دے ڪار ڪردگي دوي ته زياته بنه معلومه ده خو څنگه ڇهه، اول جواب به  
زه د نوڪري ور ڪوم ڇهه ڪومه طريقه دوي اختيار ڪرے وه۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: دا فائل د دے مائڪ نه لڙ لڙے ساتي نو، جي۔

وزير آبپاشي: بنه، دا جي ڪومه طريقه ڀه نوڪرو ڪنيس ڇهه دوي اختيار ڪرے وه،  
انشاء اللہ هغه طريقه به ساتو او كه هغه ڀه ميرٽ نه وو شوے، مونڙ به ڪوشش

کوڑ چہ پہ میرت باندے او کرو او د هغه نہ بہ مونر شا تہ نہ خو۔ (۳ لیاں)

دویم دا ایریگیشن سکیم چہ کوم دے ، دا یرا ہم سکیم دے ، Latest position دے دا دے جی چہ پی د بلیو پی د دے سکیم اپروول 1.08 بلین ورکے دے او کنسلٹنٹ سرہ زمونرہ ایگریمنٹ او شو او یر زر بہ پہ هغه باندے ، چونکہ دا کنسلٹنسی ٹائم لہ اخلی ، د دوی پہ وخت کبے ہم کافی ٹائم اغستے دے ، مونرہ دے تہ نوے طریقہ کوشش کوڑ چہ شارٹ نہ شارٹ ٹائم کبے دا کنسلٹنسی او شی خکہ چہ زمونرہ یر سکیمونہ د دے وجے نہ پہ کالونو باندے Delay کیری۔ پہ یو نوے دغہ باندے مونرہ روان یو چہ دے تہ یو آسانہ طریقہ جو رہ کرو۔

Mr. Speaker: Thank you Ji. Question No. 77, Dr. Zakirullah Khan Sahib.

\* 77 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے تحصیل ادبیزئی دیر پائیں میں ریگولر، زرپ، اے ڈی پی اور اے ایم اینڈ آر فنڈ سے مختلف جگہوں پر ترقیاتی کام یعنی حفاظتی بند، واٹر چینل کی پچھگی اور مرمت کا کام مکمل کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ادبیزئی میں حفاظتی بند (شٹے) اور واٹر چینل کی تعداد، جگہ اور کام کی نوعیت، ٹھیکیدار کا نام اور ادا شدہ رقم کی تفصیل جنوری 2006 سے لیکر جون 2008 تک بمعہ ٹھیکیدار، فنڈز، ریٹ (Above or below) فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی و توانائی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) تفصیل ضمیمہ (الف) میں ملاحظہ فرمائیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دے (ب) جز کبے جی ما مکمل تفصیل غوبنتے دے ، د واٹر چینل تعداد ، د کار نوعیت او د هغه د پارہ رقم چہ خومرہ لگیدلے دے جی او د تھیکیدار نوم، اشتہارات، فنڈ، دا تول ہر خہ جی ما غوبنتی دی، زہ وایم چہ، منسٹر صاحب نہ جی یو ضمنی سوال خومے دا دے چہ دا پچیس سکیمونہ دی، دا پچیس سکیمز دی، پہ دیکبے صرف د شپیر سکیمونو اشتہارات ورکے شویے دی او د دے نورو نہ دی ورکے شوی، اول دا تپوس کومہ جی چہ دا شپیر خو پہ تیندر راغلل چہ اخبار تہ ورغلی دی، دا بقایا کوم سکیمونہ چہ دی، د دے

طریقہ کار خنکہ دے خلقو لہ د ور کولو؟ یوہ خبرہ جی، دویم کوئسچن ورسرہ جی دادے چہ دا Below & Above دا ریتونہ چہ دی، داد 99 Schedule نہ 33% Below دی، زہ دا وایمہ چہ 33% پہ دغے کبے Below کہ فنڈ لار شی نو چہ د کار معیار او د ہغے مقدار دا بہ برابر وی او کہ نہ وی ہغہ بہ لکہ خرابیری؟

Mr. Speaker: Any other Supplementary question regarding this question?

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا اس میں ضمنی کونکسچن یہ ہے جی کہ یہ 39% below انہوں نے کہا، اس پر آٹھ پرسنٹ ان کا انکم ٹیکس ہوگا، اس پر ان کی سیکیورٹی کاٹی جائے گی اور اس کے بعد یہ کام پر کیا خرچ کریں گے؟ اور اس کام کی کوالٹی کیا بنے گی؟ اسلئے کہ Below ٹینڈر آتے ہیں۔ ان کا ان سے Analysis کیا جائے، اگر وہ کنٹریکٹریا وہ فرم ثابت نہ کر سکیں کہ یہ کام Workable ہے تو اس ٹینڈر کو کینسل کیا جائے جی، یہ پریکٹس تو ویسے ہی یہ ٹینڈر ہوتے رہیں گے اور اس پہ کام نہیں ہوگا جی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے خیال میں یہ خانہ پری کیلئے ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: صرف خانہ پری ہے۔ سر، تیس اور چالیس پرسنٹ پر کون کام کر سکتا ہے؟ یہ کیسے کام چل سکتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر زیادہ پیسے دیں تو پھر اس سے زیادہ کام چل سکتا ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں، At top basis دیکھیں، Below پر جب آتے ہیں چالیس پرسنٹ ایک آدمی Quote کرتا ہے تو آپ بتائیں کہ پی سی ون غلط ہے، اسٹیمیٹ غلط ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کیوں اتنا پرسنٹ دیا ہے؟

جناب سپیکر: ابھی یہ جو نئے ریٹ Revise ہوئے ہیں، وہ کتنے پرسنٹ زیادہ ہوئے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: وہ تو 10% above تک جاسکتا تھا جی اس وقت۔

جناب سپیکر: ابھی Increase کتنا ہوا ہے شیڈول میں؟

حاجی قلندر خان لودھی: ابھی تو 100% increase ہوئے ہیں، 120% increase ہو گیا۔

جناب سپیکر: کتنا؟

حاجی قلندر خان لودھی: 120% increase ہے ناجی۔

جناب سپیکر: اور یہ پرانے سے بھی اتنا کم ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: یہ پرانا ہے اور ابھی یہ Linger on کرتے رہیں گے اور پتہ نہیں اس نے جو

ایڈوانس لے لیا ہوگا اور چلا گیا ہوگا اور اس کے بعد جگہ پر کام کیا ہوگا جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میری سیٹ تو قبضہ ہوئی تھی، بہر حال ابھی

خالی ہو گئی ہے لیکن اسی سوال کے حوالے سے میرا ایک ضمنی کوسٹیشن ہے، وہ یہی ہے کہ جیسا کہ عام جو

کنٹریکٹرز ہوتے ہیں، جب وہ Below پر چلے جاتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تمام منسٹرز صاحبان

جو یہاں پہنچے ہوئے ہیں کہ آیا جو Below پہ یہ ٹینڈرز ان کو دے دیتے ہیں تو کیا ان سے اتنی ہی زیادہ پھر

سیکیورٹی لی جاتی ہے کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب Below پہ کنٹریکٹ دے دیا جاتا ہے تو پھر

وہی کنٹریکٹر آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جی ہم چونکہ اس میں نقصان میں جا رہے ہیں یا تو وہ کام چھوڑ کر بھاگ

جاتا ہے اور یا پھر وہ کہتا ہے کہ اب اس کو زیادہ ریٹ پر کر دیا جائے۔ تو اس سلسلے میں، کیا آئرن بیل منسٹر

صاحب، بتائیں گے کہ ان کی سیکیورٹی کتنی لی جاتی ہے، ان کی سیکیورٹی کس بینک میں جمع کرائی جاتی ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ یہ اتنے زیادہ کوسٹیشنز ہو رہے ہیں، منسٹر صاحب! تھوڑا نوٹ کر

لیا کریں، یہ آپ بھول جائیں گے۔

مفتی کفایت اللہ: میں منسٹر صاحب کی توجہ دو امور کی طرف دلاتا ہوں جی۔ ایک تو جس طرح ڈاکٹر

صاحب نے بھی کہا کہ پچیس کام ہیں اور پچھ کاموں کے ٹینڈر ہوئے ہیں۔ دوسرا اگر آپ توجہ فرمائیں تو ہمیں

ایک اشتہار پکڑا یا ہے 'آزکار راولپنڈی' یہ دینی اخبار ہے جی، اس اخبار کی سرکولیشن یہاں نہ ہونے کے

برابر ہے اور جب انہوں نے 'آزکار' میں اشتہار دیا ہے تو اس دن نہ 'ایکسپریس' میں، نہ 'آج' میں، نہ

'مشرق' میں اور نہ ایسے اخبار میں جس کی سرکولیشن ہمارے صوبے میں زیادہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی کفایت اللہ: کچھ نام میں نے لے لیے ہیں اور کچھ میں نہیں لے سکا، ان میں ان کا بالکل ذکر نہیں ہے۔ پھر ہمارے منسٹر صاحب آگے تشریف لے جائیں، 25.07.2007 کو انہوں نے ایک اشتہار دیا ہے روزنامہ 'ایکسپریس' کو اور جس دن یہ ایکسپریس کو دیا ہے، اس دن دیگر قومی اخبارات میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر آپ آگے تشریف لے جائیں تو روزنامہ 'مشرق' کو یہ اشتہار ملا ہے 18-06-2007 کو، جس دن 'مشرق' کو انہوں نے دیا ہے اور اس کیساتھ جو اخبارات ہیں، ان میں بالکل نہیں دیا ہے۔ روزنامہ 'آج پشاور' کو اشتہار مل رہا ہے 27-05-2007 کو اور اس کے جو Colleague اخبار والے ہیں، ان کو نہیں مل رہا ہے۔ ایسا ٹینڈر ہوتا ہی ہے جناب سپیکر، کہ کسی ڈمی اخبار کے اندر محکمہ والے ایک اشتہار دے دیتے ہیں اور لوگوں کو بے خبر رکھتے ہیں تاکہ اگر لوگ باخبر ہو جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی بس، خالی ضمنی کو لکھیں، Only supplementary question۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں کو لکھیں یہی ہے جی، وہ جو ڈمی اخبار کو دیا جاتا ہے اسلئے کہ وہ اپنے من پسند۔۔۔

جناب سپیکر: یہ منسٹر Explain کرے گا، آپ نہیں کریں گے۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ من پسند ٹھیکیداروں کو دیتے ہیں، ایسا کیوں ہوا جی؟ سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، آپ نے Interesting سوال پوچھا ہے، سارے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ جی پرویز خٹک صاحب، منسٹر ایریگیشن۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب چہ کوم د اشتہار خبرہ او کپره او کفایت صاحب او کپره نو زما پہ نظر باندے دا ڊیر سیریس خبرہ ده ځکه مونږ نه غواړو چه محکمے ته د بدنایمی جوړه شی او داسے اشتہارونه د راشی چه هغه نه خلق بے خبره وی۔ نو که دا هاؤس غواړی نو دا د کمیٹی ته حواله کری او مونږ به ئے پوره انکوائری او کپرو او هیخ صورت باندے غلط کار ته زه نه یم تیار چه هغه غلط کار شوے وی، مونږ به انشاء الله پوره او ځکه دا زاړه راروان دی او چه کوم شاته ریکارډ دے، هغه به هم راواخلو چه کوم ځائے کبے چا ته مسئله وی، مونږه وایو چه اوپن ټینډر وی او چا ته د تکلیف نه ملاویری۔ مونږ پوره تعاون کوؤ تاسو سره۔ دویمه مسئله د Below ټینډر ده، زه پخپله کنستریکشن سره تعلق لرم او محکمو سره داسے اختیار نشته دے چه یو ټینډر Below راشی او هغه په



هائی لیول باندے ورکری نو کہ دا مونر۔ تہ خہ طریقہ تاسو جوہرہ کړئ نو زہ بہ پخپلہ پہ دے سپورٹ کنبے یم چہ پہ بنہ ریت باندے خلقو تہ کار ملاؤ شی۔  
جناب سپیکر: خو دا تاسو تیندرے لیبری، کہ انفارمیشن ډیپارٹمنٹ ئے لیبری؟  
وزیر آباشی: نہ، مونرہ خو انفارمیشن ډیپارٹمنٹ تہ استوؤ اشتہارونو د پارہ۔  
جناب سپیکر: دا اخبارونو تہ هغوی بیا ورکوی؟  
وزیر آباشی: دا Further ئے هغوی استوی، محکمہ ډائریکٹ پخپلہ اشتہارونو نہ استوی۔ هغه ئے انفارمیشن تہ استوی او انفارمیشن بیا۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: بنہ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دغے وضاحت بہ میاں صاحب او کړی۔ میاں افتخار صاحب۔  
وزیر اطلاعات: بالکل جی چہ ډیپارٹمنٹ کوم اشتہار رالیبری نو انفارمیشن ډیپارٹمنٹ هغه ورکوی۔ دا ډیره بنہ خبرہ دہ چہ تاسو دا سوال را اوچت کړو۔ ډیرے محکمے داسے دی چہ هغوی دا رولز نہ Follow کوی او هغوی ډائریکٹ لیبری چہ د هغے هیخ Value نہ وی۔ داسے ہم پکنبے وی چہ هغوی بوگس نمبرے پکنبے ورکوی۔ مونرہ رینتیا خبرہ دا دہ چہ اول خو محکمہ چہ کوم رالیبری، هغه پوائنٹ آؤٹ کړی چہ فلانکے فلانکے اخبار، ځکه چہ کوم قامی یا غت اخبارونہ وی نو هغے تہ خلق زیاتہ توجه ورکوی خو د انفارمیشن صرف دومرہ کار دے چہ هغه راولیبری او زہ ئے اخبار له ورکړم، نور د هغے سرہ زمونرہ هیخ کار نشته، د ډیپارٹمنٹ کار دے چہ هغه څنگه کوی، پہ کومه طریقہ ئے کوی۔ زما خپلہ خیال دا دے چہ ډیر Fair شوی دی او وزیر صاحب چہ کوم جواب ورکړے دے، دا معقول دے۔ کمیٹی تہ چہ لار شی، د هغے کہ وروستو ہم څه شوی وی چہ ټوله پتہ اولگی چہ پہ کوم ځائے کنبے بے ایمانی شوے دہ چہ د هغے ازاله اوشی۔

جناب سپیکر: تههیک شوہ جی۔ Is it the desire of the House that Question No..77 asked by the Honorable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، دا چہ د کوم ٹینڈرو خبرہ دہ، پہ دے باندے خہ داسے یو بنہ فیصلہ راشی چہ دا Below مونر تہ ڊیر پرا بلم دے چہ کوم ٹینڈر Below راشی نو هغے نہ مونرہ Extra، خنگہ چہ نگہت اور کزئی خبرہ او کرہ، 10% ایکسٹرا کال ڊیازت نور اخلو لیکن د هغه کار چہ کوم پوزیشن دے، هغه کوم سٹینڈر ڊ دے، هغه پہ دغه ریٹس کبے مونر تہ پتہ دہ، نہ کیری نو کہ دے تہ داسے یو سسٹم جو رشی چہ کوم داسے کارونہ وی چہ هغه Below غی چہ هغه نہ Accept کیری خکہ کہ محکمے دا او کرل نو سبا به وائی چہ دوی پیسے واغستے نو هیش خوک ئے نہ شی کولے نو دے تہ یو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دے ڊ پارہ آڊت شتہ کنہ۔

جناب سپیکر: دا ز مونرہ ایریگیشن باندے کومہ دهاؤس کمیٹی دہ؟

وزیر آبپاشی: دا د ٲولو محکمو مسئلہ دہ، صرف ایریگیشن نہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس کیلئے آڈٹ کا طریقہ کار ہے نا۔

ایک آواز: داسی ایند ڊ بلیو هم دے جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات، انتخابات و دیکی ترقی)}: سپیکر صاحب، خنگہ چہ ختک صاحب خبرہ او کرلہ، دا یو ڊیر، تقریباً 1990 کبے چہ زہ منسٹر وومہ د پبلک ورکس ایند سروسز نو هغے کبے مونر کوشش کرے وو چہ دا حکومت وائی چہ یو شے پہ سل روپی باندے جو ڊیری، کنٹریکٹر راخی، یو وائی زہ پہ پنخوس جو ڊروم، بل وائی زہ پہ اتیا جو ڊروم، بل وائی زہ پہ نوے جو ڊروم او چہ تہ نوے والا تہ ور کرے نو دا اسی والا او پچاس والا وائی چہ دا پیسے واغستے شوے او Stay order واخلی چہ ما دا ریٹ ور کرے وو او چہ پچاس والا تہ ور کرے نو هغه دوہ ورخے کار او کری، پہ دریمہ ورخ چہ تہ ور تہ دوائے دا ستا

کارولے بند دے؟ وائی چہ ما تہ خو پیسے کمے دی نو ہغوی تہ چہ کینسلوے  
 ئے نو ہغہ بیا لارشی Stay order راوری نو دے د پارہ مونر یو داسے لائحہ  
 عمل تیار کرے وو چہ حکومت ریت نہ چہ تیس پرسنت ہر شوک چہ کم ورکوی،  
 ہغہ بہ مونر نہ منو او ہغہ تہ بہ مونر نہ ورکوؤ او چہ کوم تیس پرسنت کم پورے  
 وی، ہغوی تہ بہ ورکوؤ نو دا مونر یو ہغہ پراسس شروع کرے وو۔

جناب سپیکر: نو دا خو بنہ دہ، کوالٹی بہ لبر Maintain اوساتی۔

سینیئر وزیر (بلديات، انتخابات و دیہی ترقی): او دے نہ بغیر بیا نہ شی کیدے جی، خنگہ  
 چہ دوئی دا خبرہ او کرہ، دا ہائی کورٹ تہ بہ جی، سپریم کورٹ تہ بہ جی۔ دا ہیخ  
 شوک ہم نہ شی ایسارولے جی خو صرف دا ہر یو دیپارٹمنٹ ئے خپلہ کوی چہ  
 یرہ تیس پرسنت نہ Below وی نو بیا چا تہ نہ ورکوی، ہغہ بیا ایگزیکٹیو آرڈرز  
 باندمے ہم ہغوی کولے شی جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ایک ٹیکنیکل بات ہے، مجھے اگر اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، جی، لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جو فرم ٹینڈر دیتی ہے، جو ڈیپارٹمنٹ ہے، جو Competent  
 authority ہے، جو اسے Accept کرتا ہے، وہ اسے بٹھا کے Analysis کرائیں کہ اتنا اس میں سیمنٹ  
 لگے گا، اتنا اس میں Brick لگے گا، اتنا یہ لگے گا، تم کیسے 30% below پر کر سکتے ہو؟ اگر وہ ثابت نہیں  
 کر سکتا تو اس کا ٹینڈر کینسل کیا جائے۔ ایک آدمی پہلے سے ہی دھوکہ دہی کا ٹینڈر بھرتا ہے تو اس کو کیوں دیا  
 جاتا ہے؟ Analysis کرائے ڈیپارٹمنٹ، بٹھا کے اپنے سامنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب، میرے خیال میں بہتر ہو گا کہ ورکس اینڈ سروسز، ایریگیشن، لوکل  
 گورنمنٹ اور جتنے بھی یہ Implementing ادارے ہیں، ان سب کی، جتنی بھی ہماری کمیٹیاں ہیں، ان  
 سب کو بٹھا دیں۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی، جی۔

جناب سپیکر: اور آپ یہ جتنے بھی۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: ان کی Analysis کی جائے۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب آپ ہو گئے جو اس فیلڈ پر ذرا زیادہ عبور رکھتے ہیں۔ آپ ان کیساتھ بیٹھیں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ان کمیٹی کے ہیڈز یعنی سب کی ایک جائنٹ میٹنگ اس پہ کریں گے۔

Thank you Ji. Again Dr. Zakirullah Khan Sahib, Question No. 85.

\* 85- ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حکومت بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کیلئے موزوں جگہوں پر سال ڈیمز تعمیر کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سانام ڈیم ضلع دیرپائیں فزبلسٹی کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کی بنجر زمینوں کو سیراب کروانے کا یہ واحد ذریعہ ہے؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ منصوبے پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (ا) جی ہاں۔

(ب) تمام چھوٹے ڈیم جن کیلئے قابل عمل منصوبے تیار کئے گئے ہیں، اہمیت کے حامل ہیں جن میں سانام ڈیم بھی شامل ہے۔

(ج) جہاں چھوٹے ڈیم تعمیر کرنے کیلئے موزوں مقام موجود ہو، وہاں بنجر زمینوں کے سیرابی کیلئے یہ مناسب ذریعہ ہے۔

(د) سانام ڈیم بشمول کنڈل ڈیم ضلع صوابی اور پلٹی ڈیم ضلع چارسدہ کی تعمیر کیلئے حکومت جاپان سے مالی امداد کی درخواست کی تھی، جن میں سے حکومت جاپان نے سانام ڈیم کا عندیہ دیا تھا اور ڈیم کی تعمیر کیلئے جاپانی مشیروں نے ڈیم سے مجوزہ سیراب ہونے والی زمین کیلئے زرعی ترقیاتی منصوبہ بندی بھی مکمل کی تھی۔ ڈیم کی تعمیر کیلئے مزید ابتدائی کام صوبہ سرحد میں امن و امان کے حوالے سے روک دیا گیا ہے۔ امن و امان کی صورت حال معمول پر آنے کے بعد حکومت جاپان منصوبے پر مزید کام کا آغاز کرے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی سپلیمنٹری خو زما پکبنے دا دے جی چہ جز (د) جواب کبنے دوئ مونہ تہ وائی چہ یرہ یو درے یمہ وو، سانام یم، کنڈل او یو پلٹی یم، پہ

دیکھنے د جاپان حکومت جی صرف د دے سانام ڈیم د جو رولو عندیہ ور کرے  
 وہ خنگہ چہ د دوی پہ جواب کبے ظاہرہ دہ۔ لکہ د دے ڈیم فزیبلٹی ڈیرہ برابر  
 دہ او ڈیر زیات یو زبردست ڈیم دے او د علاقے خلقو تہ ترے ہم ڈیرہ فائدہ  
 رسی۔ زہ دا سوچ کومہ جی چہ د امن و امان حالات پہ وجہ باندے دوی وائی چہ  
 یرہ جاپانیانو پرے کار رکاؤ کرے دے، زمونہر خپل گورنمنٹ بہ جی مونہر تہ  
 ڈیمونہ نہ جو ری چہ دومرہ فیزیبل ڈیم دے نو دوی پخپلہ باندے خہ قدم د دے د  
 پارہ اوچت کرے دے جی؟

Mr. Speaker: Any Supplementary regarding this?

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: محترم سپیکر صاحب، میرا اسی سے متعلق یہ سوال ہے کہ جس طرح حکومت  
 پورے صوبے میں، خنجر زمینوں کو آبپاشی پھیلانے کیلئے سال ڈیمز بنا رہی ہیں، میرے حلقہ پی ایف-47  
 میں رجوعیہ ڈیم کی فزیبلٹی رپورٹ 2003 میں بنائی گئی تھی، آیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ  
 رجوعیہ ڈیم بھی خنجر زمینوں کو کاشت میں لانے کیلئے بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے؟

جناب سپیکر: ابھی تو ان کے پاس وہ ڈیٹا نہیں ہوگا، اس کیلئے ایک اور کونسلین لے آئیں یا کسی اور موشن پہ  
 آپ آجائیں تو آپ کو Exact جواب بھی مل جائے گا۔ Any other supplementary question?

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سکندر عرفان صاحب۔

جناب سکندر عرفان: سپیکر صاحب، شکریہ۔ دا خنگہ چہ ڈاکٹر صاحب او وٹیل، دا  
 کنڈل ڈیم زمونہرہ صوابی کبے دے، د دے Feasibility ہم جو رہ شوے وہ۔

جناب سپیکر: دا بل ڈیم دے کہ ہم دغہ دے؟

جناب سکندر عرفان: نہ، دا کنڈل ڈیم صوابی کبے دے جی۔

جناب سپیکر: بیا خوپہ دے باندے بل کوئسچن راولپنڈی چہ پراپر جواب ملاؤ شی۔

جناب سکندر عرفان: نه، مونڙه دا وايو سڀيڪر صاحب، چه د هغه Feasibility هم جوڙه شوع وه او هغه جاپانيان راغلي وو او په دے باندے کار هم هغوی تقريباً شروع کړے وو۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: بنه بيا تههڪ دے، سنا نوم شته پکبنے۔ بنه جي۔

جناب سکندر عرفان: د هغه نه پس هغوی راغلي وو او Feasibility جوڙه شوع، د هغه ٽينڊر تيار شو، هر څه اوشو خود هغه نه پس يڪدم په هغه کار بند شو او تر اوسه پورے د هغه پته اونه لگيده چه يره څه چل اوشو؟ نو که ايريگيشن ڊيپارٽمنٽ د دے متعلق مونڙه ته څه جواب را کړی۔

Mr. Speaker: Ji, any other supplementary? Ji Pervez Khattak Sahib, Minister Irrigation.

وزير آبپاشي: جناب سڀيڪر صاحب، چونکه د لاء اينڊ آرڊر سچویشن د وجه نه جاپانيز خپل کار هلته بند کړے وو، اوس Latest position جي دا دے چه پی سی ون نوی سر نه دوباره جوړ شو او پی اينڊ ڊی ته مونڙه استولے دے۔ دا تقريباً د 511 ملين پراجيڪٽ دے او پی اينڊ ڊی چه کله اپروول ورکړی نو Further بيا فيڊرل گورنمنٽ ته د اپروول د پاره مونڙه ليږو جي۔

Mr. Speaker: Ji again the.....

جناب سکندر عرفان: سڀيڪر صاحب!

جناب سڀيڪر: جي سکندر عرفان صاحب، ستاسو تسلي اوشوه؟

جناب سکندر عرفان: سڀيڪر صاحب، دا چه کوم دوئي اووئيل کنه، نو چه دا ئے د کنڊل ڊيم متعلق اووئيل، که د سانام ڊيم متعلق ئے اووئيل، دا لږ غونڊے د Explain کړی مونڙه ته۔

جناب سڀيڪر: پرويز خٽک صاحب۔

وزير آبپاشي: دا دواږه ڊيمز دی جي۔

جناب سڀيڪر: د دواږو ڊيمونو دا خبره ده؟

وزير آبپاشي: سانام ڊيم دے، کنڊل ڊيم صوابی او پلي، پلي ڊيم ضلع چارسده۔

جناب سڀيڪر: جي، جي۔

وزیر آبپاشی: دے دربو اہروپی سسی ون دے جی۔

**Mr. Speaker:** Thank you Ji. Dr. Zakirullah Khan Sahib, Question No. 93.

\* 93 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی و توانائی نے نہری نظام اور واٹر چینلز کو پختہ کرنے کیلئے مختلف اضلاع میں اربوں روپے خرچ کئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ باڈوان نہر، تحصیل ادینزئی، دیرپائیں پر گزشتہ تین سالوں سے کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2004 سے لیکر اب تک مذکورہ نہر پر کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، نیز ٹھیکیداروں کے نام، پتہ، ٹھیکہ کی نوعیت، شیڈول ریٹ سے (Above, below) اور جہاں جہاں پر کام ہوا ہے، اس کی نوعیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) باڈوان نہر، تحصیل ادینزئی، دیرپائیں پر لائننگ پروگرام کے تحت پچھلے تین سالوں کی تفصیل وضاحتی بیان کیساتھ دی گئی ہے کہ جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد نے اسمبلی میں سوال کیا ہے کہ آیا درست ہے کہ محکمہ آبپاشی و توانائی نے نہری نظام اور واٹر چینلز کو پختہ کرنے کیلئے مختلف اضلاع میں اربوں روپے خرچ کئے ہیں اور آیا یہ بھی درست ہے کہ باڈوان نہر، تحصیل ادینزئی، دیرپائیں پر گزشتہ تین سالوں سے کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں؟ تو اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں اس علاقے میں پانچ کام مکمل ہوئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

S.#	Name of Work	Name of Contractor	Contractor Premium	Expenditure	Remarks
1	Lining of Badwan Irr: Scheme RD 00-15000	Lutaf Ali Village Kamangara Dir (L)	At Par	Rs.6277565	Completed
2	Lining of Badwan Irr: Scheme RD 15000-18000	Sardar Hussain Village Badwan Dir (L)	At Par	Rs.1929128	Completed

3	Lining of Badwan Irr: Scheme RD 8000-32000	Sardar Hussain Vill: Badwan Dir (L)	At Par	Rs.180156/-	Completed
4	Lining of Badwan Irr: Scheme RD 35000-42000	Khaliquz Zaman Village Badwan Dir (L)	At Par	Rs.6593848/-	Completed
5	Lining of Badwan Irr: Scheme RD 42000 Tail	Rehmat Shuaib Village Badwan Dir (L)	At Par	Rs.8509120/-	Completed

Mr. Speaker: Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما جی پہ دیکھنے سپلیمنٹری کونسلر دا دے چہ پہ دے نہر باندے پہ درے کالو کبے تقریباً درے کروڑ روپی لگیدلے دی او دا جی صرف پہ مرمت باندے لگیدلے دی نو زہ منسٹر صاحب نہ دا تپوس کوم چہ کہ دوئ پخپلہ باندے د دے Due visit او کرو نو پہ یو کرو روپو دا ٲول نہر جو ریدے شی نو دا درے کروڑ روپی پہ دیکھنے پہ کوم خائے باندے خرچ شوی دی جی؟ بالکل حیران یمہ جی دا پیسے بالکل ضائع شوی دی۔ پہ دیکھنے منسٹر صاحب تہ مے ریکویسٹ دے چہ خپلہ دلچسپی د پکبن واخلی او پہ خپل طبیعت باندے د دیپارٹمنٹل یوہ کمیٹی ورتہ مقرر کری چہ لڑ غونتے یووزت ئے او کری بس۔

Mr. Speaker: Any other question, supplementary question regardig this question? any other. Ji Minister Irrigation, please.

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، دا فنڈ ریپیئر نہ دے جی، دا Mostly full lining دے، د یو End نہ بلہ پورے دوئ R.Ds ورکری وی چہ دلته دلته دا لائننگ شوی دے خو کہ ذاکر اللہ صاحب نہ وی Satisfied، مونرہر وخت تیار یو چہ انکوائری یوہ کمیٹی بہ مونرہ دیپارٹمنٹل جوڑہ کرو او ہغے کبے بہ دوئ راغوارو او دوئ بہ انشاء اللہ مونرہ Satisfy کرو۔ کہ غلط کار پکبے شوی وی، مونرہ بہ تپوس کوڑ جی۔

Mr. Speaker: Thank you Ji. Again Dr. Zakirullah Khan, Question No. 94.

\* 94 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:



(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت، مرکزی حکومت کے تعاون سے محکمہ آبپاشی میں فلڈ ڈویژن کے ذریعے اربوں روپے خرچ کر رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فلڈ ڈویژن ملاکنڈ چکدرہ نے دیر پائیس میں گزشتہ سال سے مرکزی، صوبائی اور NERP وغیرہ کے فنڈ سے تحصیل ادینزنی دیر پائیس میں جو مختلف مقامات پر حفاظتی بند تعمیر کئے ہیں، ان کی تعداد، حفاظتی پشتوں کی نوعیت، جگہ، تاریخ، ٹھیکیداروں کے نام، اخباری اشتہار اور شیڈول ریٹ سے Above یا Below کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز خرچ شدہ رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) مرکزی حکومت کے تعاون سے فلڈ اینڈ ڈریج ڈویژن چکدرہ کو سال 2007-08 کے دوران تیس ملین روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) فلڈ اینڈ ڈریج ڈویژن چکدرہ نے گزشتہ سال کے دوران صوبائی اے ڈی پی اور مرکزی پی ایس ڈی پی کے تحت تحصیل ادینزنی ضلع دیر پائیس کے مختلف مقامات پر حفاظتی بند اور پشتے تعمیر کئے ہیں، جن کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

One Vocie: Satisfied.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ Satisfied یمہ جی۔

Mr. Speaker: 94, Satisfied. Question No. 96, Ghulam Muhammad Sahib.

\* 96۔ جناب غلام محمد: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل مستوج اور تحصیل ملکو میں مندرجہ ذیل سکیموں کیلئے رقم مختص کی گئی ہے:

(i) خندان جونالی سکیم 37.83 ملین روپے؛

(ii) تترتج آن اتھک 429.071 ملین روپے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیموں پر اب تک جو رقم خرچ ہوئی ہے، اس کی روشنی میں ان سکیموں کی کامیابی کے امکانات نظر نہیں آ رہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت اس بات کی یقین دہانی کرا سکتی ہے کہ مذکورہ دونوں سکیمیں مقررہ وقت پر مکمل کی جائیں گی، نیز کامیاب بھی ہوں گی تاکہ ضلع چترال جو ایک پسماندہ علاقہ ہے اس سے مستفید ہو سکے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) (i) جی ہاں۔

(ii) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ خندان جونالی سکیم پر کام 02-2001 میں شروع ہوا تھا اور مئی 2007 میں مقامی لوگوں نے بوجہ نقصانات کام کو روک دیا تھا۔ 12 مئی 2008 کو دوبارہ پی سی ون منظور کیا گیا ہے جس میں معاوضے کی رقم شامل ہے جو ادا کر دی گئی ہے اور پھر اس سکیم پر دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ جون 2009 کو یہ سکیم مکمل کر دی جائیگی۔

(ج) تریچ آن اتھک، اس منصوبے پر کام 07-2006 سے جاری ہے اور یہ منصوبہ بھی وقت معینہ، یعنی مالی سال 10-2009 تک مکمل کر دیا جائیگا۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

جناب غلام محمد: سر، اس سلسلے میں میری یہ درخواست ہے، منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں، بڑے Polite ہیں، بڑے اچھے جی، ہمارے ساتھ اچھے چل رہے ہیں جی، میری درخواست یہ ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے جی، اس جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ ایک سکیم جو انہوں نے 2001 میں شروع کی ہے، اس کی Amount بھی کوئی اتنی خاص نہیں تھی، کوئی 37 ملین تھی اور اب 2009 میں بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ ہوگا، ہوتا رہے گا، یہ تو پھر Delaying tactics والی بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے جی، یہ فرما رہے ہیں کہ اس میں کچھ لوگوں نے رخنہ ڈالا ہوا تھا۔ اگر جنہوں نے رخنہ ڈالا ہوا تھا، وہ کوئی ایک ہزار فٹ کے اوپر ڈالا ہوا تھا، اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ اس میں جس اہلکار نے بھی غفلت کی ہے، اس کو اس کے مطابق پھر سزا ہونی چاہیئے۔

Mr. Speaker: Any other supplementary question?

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: جی جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: جناب سپیکر صاحب، یہ خندان نالی جو ایک سکیم ہے، 37.83 ملین کی ہے اور تریچ آن اتھک جو 429.071 ملین کی ہے، پھر اس میں محکمہ یہ فرما رہا ہے کہ 2001 میں جو شروع ہوا

ہے اور ابھی تک وہ کم رہے ہیں، پہلے انہوں نے کہا ہے کہ 2008 میں یہ مکمل ہوگا، پھر اس کے بعد ابھی کم رہے ہیں کہ 2009 میں اس پہ کام جاری ہے اور 2009 میں بھی وہ یہ کہہ نہیں رہے ہیں کہ 2009 میں مکمل ہوگا۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ 2009 میں مکمل ہو جائے گا تو سر، اس پہ اتنا زیادہ پیسہ صوبے کا، یعنی اس صوبے کے لوگوں کا، اس غریب عوام کا جو لگا ہوا ہے تو اس کیلئے ہم یہاں منسٹر صاحب سے یہ Surety چاہتے ہیں کہ محکمے سے یہ کنفرم کر لیا جائے کہ آیا یہ 2009 میں مکمل ہو گا یا نہیں یا یہ 2010 اور 2011 میں بھی جائے گا؟

Mr. Speaker: Ji, Ji, thank you. Any other supplementary question regarding this?

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب، محکمہ خود دوئی تہ Assurance ورکوی چہ مونر بہ دا کار خلاصو خو کہ دوئی نہ وی Satisfied نو ما دوئی سرہ وختی ہم خبرہ او کرہ مونر بہ۔۔۔۔۔

آوازیں: Satisfied ہیں، نہ نہ، دو ارد۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: نہیں ہم اس پر دونوں بات کر رہے ہیں اور دونوں ہی Satisfied نہیں ہیں جی۔

وزیر آبپاشی: دا ایشورنس ورکوم چہ زہ بہ د ہغہ خائے افسران تول را او غوارم، دوئی بہ ورسرہ کنبنینی او چہ دوئی Satisfied نہ شو نو بیبا بہ کمیٹی تہ حوالہ کرو، مونر تہ پرے اعتراض نشتہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: سر، اس کو اگر پینڈنگ کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔  
جناب غلام محمد: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Again Ghulam Muhammad Sahib.

وزیر آبپاشی: اگر ایک مسئلہ ہم حل کر سکتے ہیں تو کیوں کمیٹی میں جانا چاہتے ہیں، فائدہ کیا ہے؟  
جناب غلام محمد: نہیں سر، اس وقت تک یہ پینڈنگ رکھیں۔

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب غلام محمد: پینڈنگ رکھیں سر، اس وقت تک۔

جناب سپیکر: یہ ہر کونسی کمیٹی کو جائے، آخر ڈیپارٹمنٹ پھر کیا کرے گا؟

جناب غلام محمد: نہیں سر، پہلے اگر میں Satisfy ہوتا ہوں تو ٹھیک ہے، ورنہ پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر پورا ڈیپارٹمنٹ آپ ادھر کمیٹیوں میں چلائیں گے؟ اتنا زیادہ بھی نہ کریں کیونکہ ابھی آپ کے اوردس کو لےچن آ رہے ہیں۔  
جناب غلام محمد: جی سر، میرے دو کو لےچن ابھی اور بھی ہیں۔  
جناب سپیکر: ہر کو لےچن اس پر ڈالو گے۔  
محترمہ گلہت یا سمین اور کرنی: نہیں سر، ہر کو لےچن کی بات نہیں ہے لیکن یہ بہت زیادہ رقم ہے تو اس وجہ سے

جناب سپیکر: یہ منسٹر Relaxed Minister ہیں، اسلئے منسٹر صاحب۔۔۔۔۔  
وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، دوئی تہ د تاریخ نہ دہ پتہ چہ کوم شے کمیٹیانو تہ لارو نو ہغہ نہ کبری؟ زہ ورتہ وایم چہ زہ درتہ کار کومہ۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: بیابہ دا یر اور د شی۔

وزیر آبپاشی: زہ ورتہ Assurance ور کوم چہ دا بہ کبری۔  
جناب غلام محمد: نہیں سر، اس میں ایک تو میں نے یہ خندان جونالی کی بات کی ہے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: یہ کو لےچن نمبر دوسرا بتادیں۔

جناب غلام محمد: نہیں سر، یہ میرے اسی سوال کا دوسرا جز ہے، یہ دوسرا تیز آن اتھک کی ایریگیشن سکیم جو ہے، یہ کوئی بائیس کلومیٹر لمبی چینل ہے جی، اس سال تقریباً جولائی میں، میں نے اس کا سروے کیا، میں ادھر گیا لیکن وہاں کام کی جو رفتار ہے، وہ ابھی تک خالی ٹریک بنی ہوئی ہے، وہاں ورکنگ سیزن جو ہے، وہ صرف تین مہینے کا ہے، ابھی یہ فرما رہے ہیں کہ یہ 2010 میں کمپلیٹ ہو جائے گا جبکہ ان کے پاس ابھی تین مہینے 2009 میں ہیں، تین مہینے 2010 میں ہیں تو یہ چھ مہینوں میں ابھی تک ٹریک نہیں بنی، سٹرکچر کا اتنا کام ہے، اس میں ٹنل بھی بنی ہے، مجھے تو لگتا نہیں ہے کہ یہ کمپلیٹ بھی ہو پائے گا وقت مقررہ پر۔ دوسرا اس میں پیسے ابھی تک تقریباً 160 ملین روپے لگ چکے ہیں، کوئی 250 ملین روپے رہتے ہیں، ان پیسوں سے کمپلیٹ بھی نہیں ہوگا، میں بھی آپ کو اس اسمبلی فلور پہ یہی بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایریگیشن، پلیز۔  
وزیر آبپاشی: سر، جیسے یہ خوش ہوتے ہیں، ہم تیار ہیں، ہم کر لیں گے، Satisfy کر لیں گے (تقریباً/تالیماں) لیکن بات اصل یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یوجی اور میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ 429 ملین ایک کو ہے، پتھرال کو تو سارے صوبے کا فنڈ جا رہا ہے، آپ پھر بھی خوش نہیں ہوتے؟

جناب غلام محمد: دیکھیں جی، میں بھی یہی دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس ورکنگ سیزن اگر دو سال بھی چلے تو صرف چھ مہینے ہیں جی ان کے پاس۔

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب، یہ پتھرال کو اتنا ایلو کیشن کب ہوا ہے؟ کس نے اتنی بڑی مہربانی کی ہے؟

جناب غلام محمد: یہ فیڈرل گورنمنٹ کے فنڈز ہیں جی، یہ اس صوبے کے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: یہ فیڈرل گورنمنٹ کے فنڈز ہیں جی۔

جناب غلام محمد: جی یہ فیڈرل گورنمنٹ کے فنڈز ہیں۔

Mr. Speaker: Ji next Question, Question No. 101.

\* 101 جناب غلام محمد: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پتھرال میں غوچار کوہ آبپاشی سکیم کیلئے مبلغ 23.20 ملین روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رقم خرچ ہو چکی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور نہر میں پانی نہیں آ رہا جو کہ ضلع پتھرال کیساتھ سراسر ظلم اور زیادتی ہے، نیز جس سے غریب عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوا؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت متعلقہ اہلکاروں کیخلاف تادیبی کارروائی کرنے اور ان سے مذکورہ رقم واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز جنک (وزیر آبپاشی و توانائی): (ا) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) نہیں۔

(ج، د) اس سلسلے میں عرض ہے کہ غوچار کوہ سکیم میں لائٹنگ اور Rehabilitation کا کام جاری ہے اور اس نہر کا آرڈی نمبر دس ہزار تک لائٹنگ اور Rehabilitation کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس میں پانی جاری ہے اور باقی تمام کام جون 2009 تک مکمل ہو جائے گا۔ 2009 تک پانی ٹیل تک جاری ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

جناب غلام محمد: سر، اس سلسلے میں میری یہ درخواست ہے کہ اس میں ایک طرف سے انہوں نے مجھے جواب دیا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ 1.20 ملین روپے اس کیلئے مختص، مختص نہیں تھے سر، یہ خرچ ہو چکے

ہیں، یہ میرے پاس کا پی پڑی ہوئی ہے لیکن ابھی تک اس چینل میں ایک گھونٹ پانی نہیں آ رہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے اوپر باقاعدہ انکوائری ٹیم مقرر ہونی چاہیے، یہاں سے لوگ چلے جائیں اور جو بھی اس میں ملوث ہو، چاہے جتنا بھی باثر کیوں نہ ہو، اس کیخلاف کارروائی ہونی چاہیے اور اس سے یہ پیسے Recover ہونے چاہئیں جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایریگیشن، پلیز۔

وزیر آبپاشی: ویسے جی مجھے سمجھ کچھ نہیں آیا، کیا کہا ہے انہوں نے، (تھقے) لیکن چترال کے بارے میں مجھے بہت زیادہ کمپلیمنٹس ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر آبپاشی: چترال کے بارے میں مجھے ہمیشہ ان لوگوں کی کمپلیمنٹس آتی ہیں، میں خود Worried ہوں کہ چترال میں خواہ مخواہ کچھ حالات ٹھیک نہیں ہیں اور جتنی سکیمیں ہیں، وہ صحیح طریقے سے نہیں ہوئی ہیں تو چترال کے سارے، Specially جو یہ کینالز ہیں، اگر کمیٹی میں اس پر بحث ہو جائے اور کوئی

راستہ نکل آئے تو I will be more happier than him.

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: سر، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب غلام محمد: اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب! وہ دوسرا کونسچن آپ کا کیا ہے؟

جناب غلام محمد: سر، ابھی اس کو کونسچن کا صحیح جواب نہیں ملا ہے نا۔

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب غلام محمد: سر، اس کا مجھے جواب نہیں ملا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: وہ کہہ رہے ہیں کمیٹی کے حوالے کر دیں نا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو آپ کیساتھ بھیجتے ہیں چترال، ان کو آپ خود دکھادیں۔

(تھقے)

Mr. Ghulam Muhammad: Most welcome sir.

جی قلندر خان لودھی: سر، منسٹر صاحب خود بھی Commitment کر رہے ہیں، وہ مان رہے ہیں، ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ ان کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو یہ 429 ملین بہت بڑی رقم ہوتی ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ Thrash out ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر آبپاشی: پتھرا کے جتنے کونسیں ہیں، وہ کمیٹی کے حوالے کئے جائیں تاکہ یہ مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔

Mr. Ghulam Muhammad: Thank you very much, thank you very much.

Mr. Speaker: Ji Next Question No. 111.

\* 111 - جناب غلام محمد: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے ضلع پتھرا کی مندرجہ ذیل سکیموں کیلئے کروڑوں روپے مختص کئے ہیں:

(1) لدوی ایریگیشن سکیم، تحصیل دروش ضلع پتھرا -/12.858 ملین روپے

(2) سینگور ایریگیشن سکیم، تحصیل و ضلع پتھرا -/11.853 ملین روپے

(3) اودیر ایریگیشن سکیم، تحصیل ملکو ضلع پتھرا -/6.5 ملین روپے

کل رقم 31.211 ملین روپے

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیمیں ناکام ہو چکی ہیں اور جس مقصد کیلئے ان کو شروع کیا گیا تھا، وہ حاصل نہیں ہو سکا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیمیں بنجر زمین کو سیراب کرنے کیلئے شروع کی گئی تھیں جو کہ ناکام ہو گئی ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت متعلقہ اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز بخش (وزیر آبپاشی و توانائی): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ڈیراون کے پروگرام کے تحت ضلع پتھرا میں تین سکیموں پر کام شروع کیا گیا تھا، ان میں لاوی ایریگیشن سکیم، دون ایریگیشن سکیم، شنگور ایریگیشن سکیم شامل ہیں، ان پر

اگست 2003 میں کام شروع ہوا تھا۔ کام کے دوران ان سکیموں کے سروے میں کچھ تکنیکی فرق کی وجہ سے اگست 2004 میں ان سکیموں پر کام روک دیا گیا۔ بعد میں ان کاموں کے تکنیکی فرق کو ٹھیک کر دیا گیا، اس دوران ڈیراؤن کا پروگرام بند کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں زمینی حقائق معلوم کرنے کیلئے سپیشل سروے ٹیم بھیجی گئی، جنہوں نے اورینجیل الاٹمنٹ میں کچھ تبدیلی تجویز کی۔ سپیشل سروے ٹیم کے سروے کے مطابق نہر کی لمبائی اور کچھ ضروری سٹرکچر، ہیڈنگ ریگولیشن، ڈائیورشن بند شامل کرنے کی وجہ سے اس کا پی سی ون Revise کرنا پڑا اور منظوری بھی ہو گئی ہے اور اب فنڈ کے وصول ہونے کے بعد تعمیر کام دوبارہ شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب، جلدی جلدی بتادیں، کونسین آؤر ختم ہو رہا ہے۔

جناب غلام محمد: اچھا سر۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ سارے ہو گئے۔

جناب غلام محمد: سر، یہ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: کونسین نمبر 111 بھی کمیٹی کے حوالے؟

جناب غلام محمد: جی، جی، 111 بھی کمیٹی کے حوالے۔۔۔

جناب سپیکر: ہو گیا، یہ بھی کر لیا۔ سید قلب حسن صاحب۔

جناب غلام محمد: ہاؤس سے تو رائے لے لیں نا، سر۔ ہاؤس سے رائے لے لیں نا، سر۔

(تھپتھپ)

جناب سپیکر: سپیکر کی رولنگ آپ کو نظر نہیں آرہی ہے؟

جناب غلام محمد: ہاؤس سے رائے لے لیں، سر۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، دے دے پیرا اہمیت دے چہ کمیٹی تہ

لازل، پکار دہ چہ دوئ خواوس مطمئن شی کنہ۔

جناب سپیکر: بیا ہم مطمئن کیری نہ۔

وزیر اطلاعات: کمیٹی کنبے پیر پیتیل سرہ بہ خبرہ راشی۔



جناب سپیکر: ہغوی اوس د سپیکر تیچنگ شروع کیو۔ (تھقے) قلب حسن

صاحب۔ مسٹر قلب حسن۔ Not present۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، اس کو Lapse نہ کریں، یہ تو بہت اہم سوال ہے۔

محترمہ نگہت باسمین اور کزئی: سر، انہوں نے کسی کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ہیں نہیں Mover تو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: مؤور نہیں ہیں لیکن بات تو کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، تو کسی نے کہا نہیں کہ میں Move کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت باسمین اور کزئی: یہ پراپرٹی آف دی ہاؤس ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کونسچن نمبر بتائیں، کیا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: یہ کونسچن نمبر ہے جی 118۔

سید قلب حسن: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں محکمہ آبپاشی کے ذیلی محکمے موجود ہیں؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں سے مذکورہ محکموں کی سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی

اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) ہاں دفتر مستم کوہاٹ ایریگیٹیشن ڈویژن، کوہاٹ موجود ہے۔

(ب) تفصیل وضاحتی بیان میں شامل کی گئی ہے، جو درج ذیل ہے:

محترم جناب سید قلب حسن صاحب، رکن صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد نے محکمہ آبپاشی سے وضاحت طلب

کی تھی کہ محکمہ آبپاشی کا ذیلی دفتر کوہاٹ میں موجود ہے اور اس دفتر کے زیر سایہ کتنے ترقیاتی و غیر ترقیاتی

سکیموں پر سال 2006-07 اور 2007-08 میں خرچہ ہوا تو اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ کوہاٹ

ایریگیٹیشن ڈویژن نے گزشتہ دو سالوں میں جو خرچہ کیا، اس کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	خرچہ مالی سال 2006-07	خرچہ مالی سال 2007-08	میزان
1	اے ڈی پی	3500000/-	7176682/-	10676682/-

92112610/-	51534931/-	77583400/-	لائسنگ پروگرام (پی ایس ڈی پی)	2
92112610/-	62173610/-	2993900/-	ریسیبلٹیٹیشن (پی ایس ڈی پی)	3
6635524/-	5535524/-	1100000/-	ڈیٹا پروگرام	4
48588102/-	38488102/-	10100000/-	زپ پروگرام	5
287131249/-	164908849/-	122222400/-	میران	
16119516/-	8430098/-	7689418/-	تعمیر و مرمت (Non ADP)	6
495701530/-	346677894/-	259823636/-	کل خرچہ	

مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

**Mr. Speaker:** Any supplementary question regarding this?

مفتی کفایت اللہ: سپلیمنٹری یہ ہے جی کہ پوچھا گیا ہے سوال میں کہ ترقیاتی اخراجات اور غیر ترقیاتی اخراجات کی تفصیل فراہم کر دیں، انہوں نے جی ترقیاتی اخراجات کی تفصیل تو فراہم کی، بہت شکریہ لیکن ہمارا جو Polite Minister ہے، اگر وہ، غیر ترقیاتی اخراجات کو کیوں چھپا رہا ہے ان کا محکمہ؟ یہ سمجھ نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایریگیشن، پلیز۔

وزیر آبپاشی: جناب قلب حسن صاحب کا جو کوسچین ہے، یہ میں مانتا ہوں، مجھ سے Miss ہو گیا کہ غیر ترقیاتی اخراجات اس میں نہیں تھے تو میں ان کو Assurance باہر بھی دے چکا ہوں کہ کل صبح تک یہ ساری ڈیٹیل ان کو پہنچ جائے گی، یہ میں Miss کر گیا۔

**Mr. Speaker:** OK, thank you. Israrullah Khan Gandapur Sahib, Question No. 151.

\* 151 - جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ میں رود کو، ہی نظام آبپاشی کے تحت 32 مختلف رود آبپاشی سے تقریباً 547000 ایڈز مین متعلقہ ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گول زام، درابن زام، چھودوان زام اور ٹانک زام پر مختلف ڈیم بن جانے کی صورت میں بھی زرعی زمین کا ایک وسیع رقبہ رود کو ہی نظام سے منسلک رہے گا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نوے کی دہائی میں رود کو ہی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے نام سے ایریگیشن میں ایک سب ڈویژن قائم تھا، جس نے ایک عرصے تک اس فیلڈ میں بہتری کیلئے اقدامات بھی کئے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کیانپاک کی طرف سے تیار کی گئی 1990 کی فیئربیلٹی سٹڈی کی روشنی میں صوبائی حکومت خود یا مرکزی حکومت کے تعاون سے رود کو ہی نظام کیلئے ایک مربوط طریقہ کار کے مطابق عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے سب ڈویژن کو بہتر اقدامات کے باوجود کیوں ختم کیا گیا، تفصیل بتائی جائے؛

(iii) آیا نوے کی دہائی کی طرز پر موجودہ حکومت اس سلسلے میں مذکورہ سب ڈویژن کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ایک وسیع رقبہ کو زیر کاشت لاکر صوبہ میں خوراک کی قلت پر قابو پایا جاسکے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) مذکورہ ڈیم بننے کی صورت میں رود کو ہی کے نظام سے منسلک ایک وسیع رقبہ ان ڈیموں کے زیر اثر آجائے گا جبکہ ایک قلیل رقبہ رود کو ہی نظام سے منسلک رہے گا۔

(ج) سال 1992ء میں صوبائی حکومت نے رود کو ہی نظام میں بہتری کیلئے ایک رود کو ہی پراجیکٹ قائم کیا تھا چونکہ یہ پراجیکٹ ایک اے ڈی پی منصوبہ تھا، لہذا آٹھ سال گزرنے کے بعد سن 2000ء میں یہ منصوبہ ختم کیا گیا اور اس پراجیکٹ نے اس عرصہ کے دوران رود کو ہی کے نظام کی بہتری میں اہم کردار ادا کیا۔

(د) (i) نیپاک نے 93-94 میں ایک فیئربیلٹی سٹڈی تیار کی، جس میں رود کو ہی نظام کا کافی مطالعہ کیا گیا تھا۔ کنسلٹنٹس نے فیئربیلٹی سٹڈی کی روشنی میں 221.62 ملین روپے کی لاگت سے فلڈ مینجمنٹ سٹرکچر کیلئے ایک پی سی ون تیار کیا لیکن رود کو ہی پراجیکٹ کے خاتمے کے بعد اس پی سی ون پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ محکمہ ہڈانے حال ہی میں صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ایک منصوبہ بنام "فیئربیلٹی سٹڈی برائے ایریگیشن منصوبہ جات صوبہ سرحد" تخمینہ لاگت 10.157 ملین روپے کیلئے ڈی ڈی ڈبلیو پی نے

اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ 27 اگست 2008 کو منظور کروایا۔ اس منصوبہ کے ایک جز کے تحت رود کوہی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا جائزہ لینے کیلئے فیروزہ سٹی سٹڈی کی جائے گی جس میں مندرجہ ذیل امور سرانجام دیئے جائیں گے:

- 1- موجودہ حالات کی روشنی میں پچھلے مکمل کئے گئے مطالعات کی جانچ پڑتال اور جائزہ،
  - 2- رود کوہی نظام کے تحت سیلابی پانی کے انتظام کیلئے تکمیلی، انتظامی اور احسن طریقے سے چلانے کیلئے تجاویز پیش کرنا،
  - 3- پراجیکٹ کی تخمینہ لاگت کا اندازہ لگانا،
  - 4- پراجیکٹ کیلئے پی سی ون تیار کرنا۔
- (ii) چونکہ یہ پراجیکٹ ایک اے ڈی پی منصوبہ تھا، لہذا آٹھ سال گزرنے کے بعد 2000 میں یہ منصوبہ ختم کیا گیا اور اس پراجیکٹ نے اس عرصہ کے دوران رود کوہی کے نظام کی بہتری میں اہم کردار ادا کیا۔
- (iii) محکمہ ہذا نے حال ہی میں صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ایک منصوبہ بنام "فیروزہ سٹی سٹڈی برائے ایریگیٹیشن منصوبہ جات صوبہ سرحد" لاگت 10.157 ملین روپے کیلئے ڈی ڈی ڈبلیو پی نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ 27 اگست 2008 کو منظور کروایا۔ اس منصوبہ کے ایک جز کے تحت رود کوہی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا جائزہ لینے کیلئے فیروزہ سٹی سٹڈی کی جائے گی۔

Mr. Speaker: Ji supplementary question.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں جز (ب) کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ ایک قلیل رقبہ رود کوہی نظام سے منسلک رہے گا تو میں منسٹر صاحب کے اس Assertion سے بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ گول زام کا جی جو رقبہ آئے گا، ایک لاکھ ترسٹھ ہزار ایکٹر ہے۔ زام درابن، چھو دو ان اور ٹانک کے زمین کو بھی اگر آپ لے لیں سر، تو مل ملا کے کوئی ڈیڑھ لاکھ سے اوپر نہیں بنے گی اور یہ جو ساری زمین ہے، پانچ لاکھ سینتالیس ہزار ایکٹر ہے تو حکومت کو ویسے بھی Food crisis ہے، وہاں پہ ایک قدرت کی طرف سے نظام ہے، میں سر، ان میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا، سوال کے مختلف جزات میں وہ بارہا کہہ چکے ہیں کہ وہ جو پراجیکٹ تھا، اس نے بخوبی کام کیا اور سال 2000 میں اس کو ختم کر دیا گیا تو اگر یہ ہاؤس میں مجھے یہ Assurance دے دیں کہ اپنی طرف سے یہ دوبارہ اس پراجیکٹ کو Revive کرنے کیلئے فنانس، پی اینڈ ڈی کیساتھ اس کو Take up کریں گے اور جلد از جلد اس پر عمل کر لیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایریگیٹیشن۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تاسو ہم، جی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جو پراجیکٹ جس کی بہت زیادہ انہوں نے، محکمے نے تعریف کی ہے، یہ 2000 کے بعد کی اے ڈی پی میں اس کو Reflect ہونا چاہیے تھا جی لیکن اس کو Reflect نہیں کیا گیا تو یہ محکمہ غفلت ہے جی اور اب جو اسرار اللہ خان گنڈاپور کہہ رہے ہیں کہ دوبارہ اس کو تعمیر کیا جائے تو درمیان میں چودہ سال کا وقفہ ہے، یعنی چودہ سال میں اتنا ایک اہم اور بہت زیادہ مفید اور Useful پراجیکٹ کے بارے میں یہ محکمہ بالکل خاموش رہا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا نہیں ہے کہ یہ بھول گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کونسی اس پر کریں۔

مفتی کفایت اللہ: کونسی یہ ہے کہ چودہ سال تک محکمے نے کیوں خاموشی اختیار کی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ایریکیشن، پلیز۔

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، بینچہ کالہ دوئی روکاؤ کرے وو، شیپر میاشتے زما تائم اوشو، نوزہ گنڈاپور صاحب تہ Assurance ورکوم چہ دا مخکبے ڊویژن وو نومونر بہ ڊویژن لیول کنبے د دے پروپوزل پی اینڈ ڊی تہ واستوؤ او کہ سب ڊویژن وو نو As a Sub Division بہ دا پروپوزل مونرہ پی اینڈ ڊی تہ استوؤ، انشاء اللہ اپروول بہ ئے را اخلو۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر خالد رضا پیر صاحب زکوڑی شریف، ڈاکٹر خالد رضا صاحب، کونسی نمبر 181 جی۔

\* 181- ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جنوبی اضلاع کرک، بنوں، کلی مروت اور ایف آر بنوں کی آبپاشی

کیلئے کرم تنگی ڈیم کی منظوری دی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیم کی ابتدائی سروے کیلئے فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ عوامی مفاد کے منصوبے میں تاخیر کی کیا وجوہات ہیں؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مزید فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) حکومت اس اہم منصوبہ کو کب مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے جنوبی اضلاع کرک، بنوں، لکی مروت، ایف آر بنوں اور نار تھ وزیرستان ایجنسی کی آبپاشی کیلئے کرم تنگی ڈیم کی منظوری دی ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیم کی ابتدائی سروے اور تفصیلی ڈیزائن ہو چکا ہے، حالات بہتر ہوتے ہی کام شروع کرنے کی توقع ہے۔

(ج) (i) چونکہ ڈیم نار تھ وزیرستان ایجنسی میں واقع ہے، جہاں حالات کافی عرصہ سے کشیدہ ہیں۔ واپڈانے منصوبے کی تعمیر کا ٹھیکہ ایف ڈبلیو او کو دیا تھا جو اب اس کی تعمیر سے پیچھے ہٹ گیا ہے اور معذوری ظاہر کی ہے۔ واپڈا اس مسئلے کے حل کیلئے تنگ و دو کر رہی ہے۔

(ii) منصوبے کیلئے پی ایس ڈی پی 09-2008 میں پانچ سو ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں 8.038 ملین روپے وزارت پانی و بجلی نے ڈی سی او بنوں کے سپرد کئے ہیں۔ یہ رقم برائے حصول زمین، پراجیکٹ تقسیم کنندہ گان مالک اراضی کیلئے مختص کر کے فنڈ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ حالات کی بہتری کیساتھ ساتھ کام کی نوعیت کے مطابق مزید فنڈ فراہم کرنا وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

(iii) حکومت اس منصوبے کو مکمل کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے لیکن مسئلہ موجودہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ اس کی تکمیل موجودہ ملکی خراب صورتحال پر منحصر ہے جبکہ محکمہ آبپاشی و بجلی ہمیشہ ہی سے اس منصوبہ پر عملدرآمد کے سلسلے میں وفاقی حکومت اور واپڈا سے مستقل رابطہ میں ہے۔ صوبائی حکومت سے جو بھی معاونت ہو سکے تو اس سلسلے میں کریگی۔

**Mr. Speaker:** Any supplementary question?

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: کونسیجین یہ ہے کہ کرم تنگی ڈیم کو Implement نہیں کیا جا رہا جبکہ سب سے مشکل مرحلہ تو فنڈز کا ہوتا ہے، وہ بھی ایلوکیٹ ہو چکے ہیں اور تمام Formalities پوری ہو چکی ہیں تو پھر اس منصوبے کو التواء میں کیوں ڈالا جا رہا ہے اور اس کو عملی شکل کیوں نہیں مل رہی؟ جبکہ یہ ایک کثیر المقاصد منصوبہ ہے جو نہ صرف میرے حلقے کیلئے ہے بلکہ پورے صوبے کیلئے، ملک کیلئے اور پوری

دنیا کیلئے ہر لیول پر یہ مفید ہے۔ اس وقت پورے ملک میں بجلی کا بحران ہے، پوری دنیا میں Food crisis ہے۔

جناب سپیکر: یہ کرم تنگی ڈیم کے بارے میں کہہ رہے ہیں؟  
ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: میں کرم تنگی ڈیم کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی واقعی ضروری تو ہے۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ کون سا نمبر ہے جناب۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونسل جی، سپلیمنٹری کونسل۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس موضوع پر ٹائم مجھے دیا ہے۔ زکوڑی صاحب نے جو معاملہ، بات اٹھائی ہے، وہ یقیناً بہت اہمیت کی حامل ہے۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ اسی کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ کام اس وقت تک پھر شروع نہیں ہو سکتا، وہاں لاء اینڈ آرڈر کا سیریس مسئلہ ہے اور یقیناً جو ہم کافی دنوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونسل جی، جی سپلیمنٹری۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، میں اسی پر آ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، قصہ نہ بتائیں، سپلیمنٹری کونسل بتائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ یہاں لاء اینڈ آرڈر کا سیریس مسئلہ ہے، اسلئے شروع نہیں ہو سکتا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر یہاں شروع نہیں ہو سکتا، اگر زکوڑی صاحب کو بھی اعتراض نہ ہو تو ہمارے ہاں ہر نو جگہ ہے جناب سپیکر، جو نتھیا گلی اور ایبٹ آباد کے درمیان میں واقع ہے اور کئی دفعہ آپ وہاں سے گزرے ہونگے، اس کا سروے ہو چکا ہے، وہ ہمارے صوبے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا نام بتایا؟

جناب محمد جاوید عباسی: ہر نو، ہر نو مشہور مقام ہے۔ کئی دفعہ ایبٹ آباد سے آپ گزرتے ہیں، نتھیا گلی کی طرف جارہے ہوتے ہیں۔ اس کا سروے ہو چکا ہے، وہ جگہ ڈیم کیلئے بہت موزوں قرار دے دی گئی ہے چونکہ وہ بھی اسی صوبے کیساتھ تعلق رکھتی ہے، اگر یہ نہیں ہو سکتا تو فوراً ہر نو کے مقام پر شروع ہو

جائے۔ جناب سپیکر، اس میں تو سب سے Important بات میں آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

ڈاکٹر محمد خالد رضایہ زکوڑی شریف: مجھے اس بات سے۔۔۔۔۔

جناب محمد حاوید عباسی: وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد خالد رضایہ زکوڑی شریف: مجھے عباسی صاحب کی بات سے کوئی اتفاق نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب محمد حاوید عباسی: نہیں، ایک منٹ جناب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد حاوید عباسی: ہوتا یہ ہے کہ ایک دفعہ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد خالد رضایہ زکوڑی شریف: میں اس بات پہ اکتفاء کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بس ٹھیک ہے۔

جناب محمد حاوید عباسی: آپ کی Surprise کیلئے، یہ دو سال بعد بھی اس پہ کام شروع نہیں کریں گے، یہ

کہیں گے کہ Revised project لائیں گے۔ یہ پیسہ ضائع ہو جائے گا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ کی بات نوٹ ہو گئی، آپ کی بات نوٹ ہو گئی۔

ڈاکٹر محمد خالد رضایہ زکوڑی شریف: اس پر انشاء اللہ کام شروع ہوگا، مگر اس کو سرد خانے سے نکالنے

کیلئے میری چند ایک تجاویز ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تجاویز بعد میں دینگے، صرف سپلیمنٹری کوٹیشن بتائیں۔

ڈاکٹر محمد خالد رضایہ زکوڑی شریف: یہی میرا کوٹیشن ہے کہ مرکزی حکومت کو کہا جائے کہ وہ سیکیورٹی

کو بڑھائے تاکہ وہاں کام شروع ہو۔ گورنر صاحب کو کہا جائے، پولیٹیکل ایڈمنسٹریشن کو کہا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! یہ کوٹیشن آپ سے Related ہے۔

ڈاکٹر محمد خالد رضایہ زکوڑی شریف: اس کے علاوہ باقی جو صوبائی حکومت ہے، اس کو کہا جائے اس سلسلے

میں اور جہاں تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرم تنگائی ڈیم، کرم تنگائی ڈیم۔



ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: مجھے بات تو کرنے دیں۔ جہاں تک پراجیکٹ ڈائریکٹر ہے وہاں کا اس ڈیم کا، وہ کہتا ہے کہ مجھے ساٹھ سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے تو ان کو کیوں نہیں اپوائنٹ کیا جا رہا؟ اور ساٹھ سیکیورٹی گارڈز ان کو کیوں نہیں مہیا کئے جا رہے؟ اگر اس سے مسئلہ حل ہو سکتا ہے تو یہ ان کو مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر: کتنے سیکیورٹی گارڈز؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: ساٹھ۔

جناب سپیکر: ساٹھ، اور کیا تجویز ہے۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: اور یہ ہے کہ اگر وہاں جو مقامی آبادی ہے، اس کو Involve کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: ان کی Participation ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

مفتی سفایت اللہ: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: اس سلسلے میں Elected representatives میں سے میں اپنے آپ کو Volunteer کرتا ہوں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Very good, Very good.

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: مرکزی حکومت کے افسران، صوبائی حکومت کے افسران، پراجیکٹ ڈائریکٹر، واپڈا کا چیئرمین اور میں خود، ایک کمیٹی آپ تشکیل دیں کہ جو اپنی سفارشات پیش کرے کہ فوراً اس پر کام شروع ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: اور اس کی Implementation ہو اور عملی طور پر کام ہو۔

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, supplementary question only.

مفتی سفایت اللہ: یہ جی پیر صاحب کا سوال ہے اور اس کا جو جواب دیا گیا ہے (ج) میں دو نمبر، میں محترم وزیر صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں، یہ دو نمبر، "آیا حکومت مذکورہ منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مزید فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے"، اس کے جواب میں یہ بتا رہے ہیں کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں اور

جیسے ہی حالات کی بہتری ہوگی تو مزید فنڈ فراہم ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تو ہر جگہ ہے، بجائے اس کے کہ ہم پیسہ ضائع کریں، جن اضلاع کے اندر لاء اینڈ آرڈر بہتر ہے، وہاں پر کام شروع کر دیا جائے، پیسہ بھی ضائع نہیں ہوگا اور صوبے کا فائدہ بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، یہ ساٹھ گارڈز چاہ رہے ہیں پیر صاحب کہ اگر ساٹھ سیکورٹی گارڈز مل جائیں تو کام شروع ہو سکتا ہے۔ آیا ممکن ہے یہ بات؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی):} نہیں سپیکر صاحب، میں شکر گزار ہوں ڈاکٹر صاحب کا، یہ سچی بات ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کرم تنگی ایک اہم، مشہور ڈیم ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی): یہ انرجی کا پرابلم ہے سارے پاکستان میں، اگر یہ ڈیم بن جائے تو ایریلیکیشن کیلئے بھی کام آئے گا اور انڈسٹری بھی انشاء اللہ اس سے حاصل ہوگی اور اگر ایسی بات ہے تو پچاس ساٹھ گارڈز جو ہیں، وہ حکومت کیلئے کوئی پرابلم نہیں ہے، وہ ہم مہیا کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ واپڈ والوں سے بھی بات کر کے وہاں پر کام جلد سے جلد شروع کیا جائے تاکہ ہمارے صوبے کیلئے ایک Important Project ہے، اس کو مکمل کیا جائے۔ مگر یہ ہے کہ پچاس ساٹھ گارڈز سے، وہ حالات آپ کو پتہ ہے آج کل کیسے حالات ہیں؟ ہم کوشش کریں گے کہ ہم ان کے یہ Satisfaction کے طور پر کوشش کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب بتا رہے ہیں کہ Volunteers ہم بھی Provide کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی): بالکل، بالکل ہم ضرور کریں گے انشاء اللہ۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: حالات تو بلور صاحب، جو جنوبی وزیرستان کے حالات ہیں، کیا اسلام آباد میں وہی حالات نہیں ہیں، اسلام آباد کے حالات اس سے کم ہیں؟ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کام کرنا بند کر دیں۔ جو لوگ تخریبی کارروائیاں کر رہے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سینیئر وزیر بلدیات انتخابات و دیہی ترقی: بالکل، یہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، پہلے تو یہ بتایا جائے کہ یہ کرم تنگی ڈیم جو ہے، وہ کہاں ہے، سیٹلڈ ایریا میں ہے یا علاقہ غیر میں ہے؟ یہ تو پہلے ہمیں، ہاؤس کو بھی پتہ چل جائے۔ اگر منسٹر صاحب اس کی وضاحت کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات ودیہی ترقی): یہ آپ کو میرے خیال میں درانی صاحب نے کہا ہے کہ یہ بات کریں، میں دیکھ رہا تھا۔ (قمقے) ایسی کوئی بات نہیں ہے، اگر جہاں بھی ہے، انشاء اللہ ہم اس کیلئے مکمل گارڈز فراہم کریں گے۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ سیدھی سی بات ہے، وہاں مشکل ہے لاء اینڈ آرڈر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پیر صاحب اس کو ممکن بنا رہے ہیں، ساٹھ بندوں کی ضرورت ہے۔

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری کونسل، سر۔ میرا سپلیمنٹری کونسل ہے، سر۔

مفتی کفایت اللہ: میری اس میں ایک تجویز ہے، سیکیورٹی گارڈ جائیں گے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات ودیہی ترقی): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کامانیک ذرا آن کریں تاکہ فائل کر لیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں بشیر صاحب سے پہلے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ سپیکر صاحب، میں ان

سے پہلے ایک بات کروں، یہ بعد میں فائل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: میری تجویز یہ ہے کہ بشیر صاحب ساٹھ گارڈز بھیجیں یا بیسنسٹھ، مجھے اس سے غرض

نہیں ہے لیکن یہ تجویز ضرور ہے کہ یہ خود ضرور ساتھ جائیں گے۔

(قمقے/تالیاں)

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات ودیہی ترقی): میں اللہ کے فضل سے، میں مفتی صاحب کی یہ بات منظور

کرتا ہوں، جہاں جہاں کہتے ہیں، ان کیساتھ جانے کیلئے تیار ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم تو سارے

پاکستان میں پھرتے ہیں۔ (تالیاں) میرے ساتھ چلیں، جہاں یہ کہتے ہیں، میں ان کیساتھ

جانے کیلئے تیار ہوں۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: یہ کہتے تو ہیں اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(مقتضے)

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: (مقتضے) اچھا، اب کچھ معزز اراکین نے چھٹی کی درخواستیں بھیجی ہیں، ان معزز اراکین نے چھٹی آپ سے مانگی ہے: جناب زیاد اکرم خان درانی صاحب، 13 جنوری تا 15 جنوری، 2009، جناب ڈاکٹر اقبال فنا صاحب، ایم پی اے، 13 جنوری 2009، میاں نثار گل صاحب، وزیر جیل خانہ جات، 13 جنوری 2009، جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے، 13 جنوری 2009 تا 15 جنوری 2009،

جناب قیصر ولی خان صاحب، ایم پی اے، 13 جنوری 2009 یعنی آج کے دن کیلئے،  
Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Call Attention Notices.

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order.

Mr. Speaker: Ji Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!

میں آپ کی توجہ یہ کال اٹینشن نوٹسز کے حوالے سے جو رول E-52 ہے، اس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ Restriction on raising matters.- Not more than two”  
”such matters shall be raised at the same sitting” جناب سپیکر، ایک تو یہ جو رول بنا تھا، اس وقت اس ہاؤس کی جو Strength تھی، وہ اسی، تراسی تھی، ابھی تعداد تقریباً 50% زیادہ ہو گئی ہے اور آنریبل ممبرز کے مسائل بھی زیادہ ہیں، بجائے اس کے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ان مسائلوں کو اٹھائیں اور منسٹر صاحب بغیر انفارمیشن کے ان کا جواب دیا کریں، میری تو تجویز ہوگی اس ہاؤس سے کہ چونکہ اس سے پہلے بھی جو Amendments تھیں، وہ آپ نے کمیٹی کے حوالے کی تھیں کمیٹی کے پاس ہیں وہ ساری Amendments کر رہی ہے، سارے جو رولز ہیں، وہ بنا رہی ہے، فی الحال میری تو تجویز یہ ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ذرا اہم ایٹو ہے جی، یہ سارے ممبرز بار بار بولتے ہیں تو اس کیلئے یہ ایک ریلیف نکال رہے

ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں تو سر، میری تجویز یہ ہوگی کہ یہ E-52 جو ہے، اس کو آپ اس سیشن کیلئے سسپنڈ کر لیں تاکہ آپ کے ہاتھ اوپن ہو جائیں اور آپ اگر پانچ یا چھ یا جتنے بھی Call Attention Notices per day لینا چاہیں تو آپ ان ممبرز کے جو ایشوز ہیں، وہ اس ہاؤس میں Raise ہونگے اور منسٹر صاحبان کے پاس بھی پہلے سے انفارمیشن ہوگی، وہ ان کے جواب تیار کر چکے ہونگے بجائے اس کے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کر اپنے علاقوں کے یا اپنے حلقوں کے مسائل بیان کریں تو میری تو اس ہاؤس سے درخواست ہوگی کہ اگر یہ E-52 کو Till the end of the Session suspend کر کے آپ کو مطلب ہے کہ اختیار دیا جائے کہ آپ جتنے بھی کال اینشن نوٹسز Accommodate کر سکتے ہیں Per day، وہ Accommodate کریں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، یہ Permanent نہیں ہو سکتا کہ آپ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ Permanent ہو گا لیکن اس میں پھر آپ Amendment لائیں گے۔

جناب سپیکر: وہ Amendment کے بغیر نہیں کر سکتے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، وہ Amendment جب ہاؤس Approve کریگی تو پھر مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کال اینشن نوٹسز زیادہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زیادہ ممبرز کو موقع ملے۔  
سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی): جناب سپیکر، یہ تین، چار سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں کہ سارا دن پھر اسی میں گزر جائے۔

آوازیں: پانچ، پانچ، چار۔

جناب عبدالاکبر خان: پانچ، پانچ۔

جناب سپیکر: پانچ کم ہونگے، دس۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی): کال اینشن دس، دس تو آپ کمال کرتے ہیں (تالیاں / قہقہے) دس کال اینشن لیں تو آپ کا سارا دن کال اینشن پر ہی ختم ہو جائے گا۔ پابندی تو نہیں ہے، اس میں یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بھی آپ بات کر سکتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، نہیں، نہیں، دیکھیں جی وہ تو Amendments کی بات ہے، وہ تو بعد کی بات ہے۔ فی الحال جو ہے نا، اس وقت تو Amendment نہیں لائے ہیں، فی الحال کی میں بات کر رہا ہوں کہ چار پانچ کر لیں۔

جناب سپیکر: چلو جی Requirement پہ کہ جتنا Required ہوگا۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی): میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جس طرح مؤور کمہ رہے ہیں، چار کال اینیشن نوٹسز آجائیں، ویسے پوائنٹ آف آرڈر پر تو بات ہمیشہ کرتے رہتے ہیں اور پابندی بھی نہیں ہے تو چار کال اینیشن نوٹسز آجانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، چار تھوڑے ہیں اور آپ نے دس کہا ہے، آٹھ ہو جانے چاہئیں، آپ کی بات ہونی چاہیے جی۔

(شور)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، یہ چار تو بہت کم ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، جتنی ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب محمد جاوید عباسی: ہاؤس سے گنتی کروالیں، دس ہونے چاہئیں، دس۔

سینیئر وزیر (بلدیات انتخابات و دیہی ترقی): نہیں جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: فی الحال سپنڈ کرتے ہیں جی۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں سارے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ Amendment نہیں کر سکتے اس وقت لیکن سپنڈ کر کے جو اجلاس کے آخر تک اس میں آپ چار لیتے ہیں، پانچ لیتے ہیں، چھ لیتے ہیں، جتنے بھی آپ لیں گے، جتنا وقفہ ہوگا، جتنا وقت ہوگا۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک، ٹھیک۔ یہ میں اس طرح پڑھتا ہوں آپ ذرا سن لیں جی۔

The motion before the House is that, rule 52-E may be suspended for the current Session to allow the Chair to take as many as possible the 'Call Attention Notices' for each sitting. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the rule is suspended.

(Applauses)

Mr. Speaker: Thank you.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ڊیرہ مننہ۔ سپیکر صاحب، مونر۔ یو تحریک التواء ہم جمع کرے دہ خو چونکہ چہ ہغہ راخی نو ہغہ بہ تائم اخلی او موجودہ پہ دے حکومت کنبے جی اغواء برائے تاوان دومرہ زیات شوے دے جی چہ روزانہ پہ ہرہ یوہ ضلع کنبے تقریباً د دس نہ اونیسہ تر بیس پورے داغواء کیسونہ راخی۔ تاسو بہ اخبار ہم گورئی او ستاسو خپلہ ہم رابطہ دہ او زمونر خصوصاً پہ بنوں کنبے جی پہ سات دن کنبے خہ بارہ اغواء کیسز مخکیننی ہم پراتہ دی، د درے میاشتو سرے ہم پروت دے، د خلورو ہم شتہ دے، د شیرو میاشتو ہم شتہ، د کال ہم شتہ خو پہ دے سات دن کنبے بارہ اغواء صرف پہ دسترکت بنوں کنبے شوی دی۔ نوزما بہ تاسو تہ یو سپیشل گزارش وی چہ دا تحریک التواء تاسو راوری جی او بیا بہ ٲول هاؤس تہ، ہرے ضلع تہ موقع ملاؤ شی او د ہر یو ضلع ممبرز چہ دی دلته، ہغوی بہ پہ ہغے باندے خبرہ اوکری او کہ چرتہ مونر دے تہ توجہ اونکرہ جی نو دلته چہ زمونر خومرہ ڊیویلپمنٹل خبرے کوؤ یا نورے خبرے کوؤ، دا بہ جی شاتہ پاتے شی او حالات دے خائے تہ راغلی دی چہ نہ کارخانہ دار کارخانے تہ تلے شی، نہ تاجر دکان تہ تلے شی او ڊیر یو عجیبہ غوندے حال جوړ شوے دے۔ نو کہ چرتہ پہ دے

باندے بحث اوشی، پہ دے هاؤس کنبے نویو طریقہ کار به را اوئی، گورنمنٹ ته به شه Suggestions ورشی او گورنمنٹ به په هغه باندے عمل او کړی، نولر به د خلقو دلته هغه سا اوچلپیری حالانکه جی هر شه Collapse شوے دے او دے خائے ته به حالات راشی چه خوک به د خپل کور نه وتے نه شی او نقل مکانی شروع شوے ده د صوبے نه پنجاب ته او خصوصاً اوس انډسٹریز هم، لکه رسالپور کنبے جی هغه خبره راغله ده چه هلته اکنامک زون وو، نو هغه اوس پنجاب ته شفٹ کوی نو که چرته دا حال جوړ شی نو زمونږ دا صوبه به بالکل Collapse شی او دلته به ډیر تکلیف وی۔ زما به گورنمنٹ ته هم گزارش وی ستاسو په وساطت باندے چه دوی که زما د Suggestion سره Agree شی، زما هغه تحریک التواء به لږ وخت اخلی خو که ستاسو مهربانی او هدایات وی او دوی Agree وی نولر زره راشی او پوره هاؤس به په هغه خبره او کړی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات، انتخابات و دیکی ترقی): سپیکر صاحب، څنگه چه زمونږ (سابقه) چیف منسٹر صاحب خبره او کړه، داسے چل دے جی چه په لاء اینډ آرډر باندے خو تقریباً پینځه ورځے او شوے چه مونږ بحث هم کړے دے، دوی هم تقریر کړے دے، مونږ هم هغه جواب ورکړے دے، نو بیا دا خود لاء اینډ آرډر یو مسئله ده، په هغه باندے مونږ ټول متفق یو چه حالات بنه نه دی۔ مونږ خو چرته نه دی وئیلی چه حالات ډیر بنه دی۔ د ملک حالات او خاصکر زمونږ د صوبے حالات هغه شانته بنه نه دی چه څنگه پکار دی۔ هغه د پاره مونږ کوشش کوؤ۔ ما خو تاسو ته هغه ورځ تقریباً نیمه گهنتیه پوره ډیتیل سره خبرے هم او کړے، هغه Facts and figures مو او بنودل۔ مونږه خپل کوشش کوؤ جی خو بیا هغه خبره وروستو ته ځی، نوزہ وایم چه Already مونږ په دے باندے بحث کړے دے او په دے پینځه ورځے بحث شوے دے او هر یو کس خپله خبره کړے ده، نو بار بار یو خبره کول او نور هم که ستاسو دغه نشته نو مونږ ته اعتراض نشته، کوی دے، بحث د کوی، مونږ به هم جواب ورکوؤ۔



جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دیکھنے بشیر خان ڊیرہ بنہ خبرہ اوکرہ۔ بالکل پہ لاء ایند آرڊر باندے بحث شوے دے خو جی دا Specific matter دے، پہ دے باندے مونرہ دا غوارو ڇہ Specifically دا کوم ڇہ اغواء برائے تاوان دے ڇہ یو ڊیر اہم مسئلہ جو رہ شوے دہ، پیبنور کبے ہم کپری، چارسدہ کبے، بنوں کبے، هر ڄائے دغه کپری نو ڇہ صرف Specifically پہ دے باندے Focused discussion اوشی، زما خیال دے د هغه به یو بنہ نتیجہ راو وخی۔ لاء ایند آرڊر باندے ڇہ کوم پینخہ ورھے بحث شوے وو، هغه خو جنرل ٿولو حالاتو باندے شوے وو او دا Specific matter دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، زہ یوہ خبرہ کوم پہ دے خصوصی Matter باندے، انشاء اللہ درانی صاحب ڇہ کومہ خبرہ اوکرہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات انتخابات ویکی ترقی): جناب سپیکر، دے سلسلہ کبے کہ ڇرے بنہ تجویز را کولے شی، مونرہ به پہ دے باندے عمل کوؤ۔ مونرہ ته خو ڇہ اعتراض نشته، مونرہ خو غوارو ڇہ مونرہ دا ٿول هاؤس خان سره واخلو او دا مسائل حل کپرو۔ مونرہ ته خو اعتراض نشته، به شکه د اوکری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، دا لکه درانی صاحب ڇہ کومہ خبرہ اوکرہ، دا لکه هر یو ڊسٽرکٽ والا، هر یو ایم پی اے به خپله خبرہ اوکری پہ دے اغواء برائے تاوان باندے، دا خو یو عام، جنرل ڊسکشن شوے وو سر، نو ڊسٽرکٽ وائز به شی، نو ڊسٽرکٽ وائز به تقریباً صحیح Suggestion ورکری دے گورنمنٽ ته، سر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، اجازت دے جی؟ پوائنٽ آف آرڊر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اصل کبے دے باندے لڙ راو باسئ تاسو 71(c), “The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session”, رول 71(c) لڙ اوگورئ، session، دا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، (c) 71 آپ نے صحیح Quote کیا، دوسری جناب سپیکر، اس ہاؤس میں ہم ہمیشہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کیلئے رولز سپینڈ کرتے ہیں تو (c) 71 اگر آپ سپینڈ کر لیں تو اس کو Allow کر لیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ میں کرونگا، بالکل آپ کی بات صحیح ہے، کر لیں گے لیکن اس وقت لیجلیشن کا چھوٹا موٹا کام رہ رہا ہے، اس کے بعد پھر دیکھیں گے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی۔ سر، دلاء اینڈ آرڈر سرہ متعلق یہ خبرہ دہ جی او زما پہ خیال کنبے دا زمونہ Urgent توجہ غواری جی۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے بیا وروستو تائم در کوم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا یوہ خبرہ واوری، دا ڈیرہ Urgent دہ جی۔ ہغہ بلہ ورخنی اخبار کنبے جی رحیم اللہ صاحب یو آرتیکل لیکلے وو، پہ ہغے کنبے افضل خان لالا یو ریکویسٹ کرے وو حکومت تہ او گورنر صاحب تہ چہ مونہ تہ د اسلحہ را کپی او بیا سر ننے اخبار کہ تاسوا وگورئی، نود ایلپت فورس چہ کوم دی، ہغہ خپل دیوتیا نو تہ تلو د پارہ ہغوی انکار کرے دے جی چہ ترخو پورے د حکومت خبرہ دہ نو ہغوی خپل طرف نہ دا کپی دی چہ فورس ئے ہم جوہ کرے دے، ہغوی د پارہ تریننگ ئے ہم کرے دے، ہر خہ ئے کپی دی خواوس د ازمری زہ بہ ورتہ خوک ورکوی، سر؟ نو ضروری دہ چہ د افضل خان لالا، چہ زمونہ د پبنتنو مشردے، زمونہ د صوبے مشردے، پہ دے خواست باندے اوس عمل اوشی او ہغہ کوم کسان چہ دی، د افضل خان لالا رشتہ داران، د ہغہ کلی وال چہ ہغہ ہلتہ ناست دی او خپلہ دفاع کوی، د دے خاورے دفاع کوی چہ د ہغوی مونہ د اسلحے بندوبست او کپرو۔ دا حکومت د اسلحے بندوبست او کپی چہ ہغوی تہ ئے مونہ عام کپرو، سر۔ دا د ہغوی د مرگ ژوند خبرہ دہ او ہرہ ورخ، ہر یو سیکند ڈیر ضروری دے نو خک زہ غوارمہ چہ ستاسو توسط سرہ دا

اپیل مونبرہ پول ملگری گورنر صاحب تہ ہم او کرو، فیڈرل گورنمنٹ تہ او خیل ہم  
چہ خنگہ کیدے شی چہ د هغوی امداد او کرو، ڊیره مہربانی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، گورنمنٹ کی طرف سے Oppose یا کیا جی، Favour کر رہے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب، ثاقب خان چہ کومہ خبرہ او کرہ؟

جناب سپیکر: او جی، ہم دغہ سوات والا چہ افضل خان لالا سوال کرے دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بنہ جی، زہ عرض کوم چہ ثاقب خان کومہ خبرہ او کرہ، دے  
باندے جی مونبرہ خبرہ ہم کرے دہ او افضل خان لالا تہ مونبرہ خیل خہ داسے هغه  
موور کمری ہم دی Safeguard د پارہ خلق خو هغه کم دی او نن بہ انشاء اللہ  
سی۔ ایم سرہ خبرہ کوؤ او گورنر صاحب سرہ بہ ہم خبرہ کوؤ چہ د هغوی مکمل  
تحفظ او کرے شی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، تھینک یو جی۔ Item No. 7, Call Attention  
Notices. Major (Retd) Basir Ahmad Khattak, MPA, to please move  
his Call Attention Notice No. 121. Basir Ahmad Khattak Sahib.

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: ڊیره مہربانی سر، ڊیره ڊیره شکریہ۔ سر، زہ ستا سو پہ  
توسط د خیل د صوبے د حکومت توجہ غوارمہ۔ "میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا  
ہوں کہ ضلع نوشہرہ میں آرمی رتن کیلئے بغیر کسی قانون کے لوگوں کی زمینوں کو حاصل کیا جا رہا ہے اور اس  
مقصد کے حصول کیلئے سیکشن فور ہوا ہے، اس میں تیس ہزار کنال زرعی زمین مانگی شریف، مہراجی،  
حیسرے اور بہادر خیل گاؤں بھی شامل ہے۔ عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے، اسلئے حکومت یہ کارروائی  
فوری طور پر بند کرے اور اگر کوئی کارروائی ہوئی ہو تو اس کو واپس لے لیا جائے چونکہ اس سے پہلے بھی آرمی  
رتن کیلئے تقریباً پچاس ہزار جریب سے زائد زمین حاصل کی جا چکی ہے۔"

سر، دلنہ کنبے چہ دا کومہ زمکہ د آرمی رینج د پارہ حکومت اخلی او  
د کومے د پارہ ئے چہ سیکشن فور لگولے دے، هغه پول ایگریکلچر لینڈ دے او  
اکثر زمکہ باندے د مالٹیو باغونہ دی۔ ہم دغسے د دے خلقو د مخکنبے نہ چہ  
کومہ ملکیتی زمکہ وہ، هغه Already د دوئی نہ Acquire شوے دہ، هغه  
اغستلے شوے دہ، کہ اوس ہم چرے دغہ زمکہ د دوئی نہ واخلی نو دغہ خلق بہ  
تول بیا مجبوراً د دغہ خائے نہ بے دخلہ کیزی، کوم چہ هغه بالکل Unbearable

ده۔ زه ستاسو په توسط د خپله صوبه حکومت ته دا خواست كوم چه كه په دے  
 حقله څه كارروائى شومے وى يا څه كارروائى پلان شومے وى، هغه د فوري طور  
 بند كړمے شى او په دے باندے د داسے رولنگ وركړمے شى چه په آئنده ژوند  
 كبنے بيا د پاره هم څه داسے حركت او نه شى۔ ډيره ډيره شكريه، ډيره ډيره  
 مهربانى۔

جناب سپيكر: شكريه۔ پرويز خان خټك صاحب، دا كوم يو څائے بنائى دوى، تاسو  
 پرے څه وئيل غواړئ؟

جناب پرويز خټك (وزير آباشي): مانكي، جناب سپيكر صاحب، چونكه زما كلے هم په  
 ديكنے راځي او زما د ټولے صوبائى حلقے مسئله ده نو دا د نن نه نه، د  
 انگرزانو ټايم نه زمونږه تقريباً شپيته زره جريبه زمكه آرمي Acquire كړمے وه  
 او مونږ ته به پينځه پيسے د كال په حساب باندے رينټ راكولو او اتيا كالمو كبنے  
 مونږ ته هيڅ ملاؤ نه شول۔ بيا Last پينځه كاله مخكبنے هغه 52000 جريبه زمكه  
 آرمي Acquire كړه او زما خيال دے چه دو سو، تين سو روپے كنال په حساب  
 باندے هغه زمونږ نه لاره چه هغه ډيره بڼه زمكه وه او ټوله د نوشهره كينټ سره  
 Touch وه۔ اوس دوباره مياشت مخكبنے يو بل سيكشن فور صوبائى حكومت  
 كړمے دے، پكار خودا ده چه اول ئے معلومات كړمے وے چه آيا دا زمكه څنگه  
 ده، په ديكنے د سيكشن فور كولو ضرورت دے او كه نه دے؟ خويكطرفه  
 سيكشن فور اوشو او اوس بيا زمونږ نه هغوى تيس هزار كنال زمكه اخلي۔ په  
 هغه كبنے۔۔۔۔

جناب سپيكر: دا زرعى زمكه ده، Fertile زمكه ده، كه زير كاشت ده؟

وزير آباشي: جى زه تاسو ته ډيټيل دركوم۔ ديكنے زرعى زمكه ده جى او د خلقو  
 Smallholdings، بل هلته كبنے د آبادئ د پاره چه كومه زمكه ده، هغه ئے هم  
 پكبنے اغستے ده چه كوم هلته كبنے مراجعه كلے دے، د هغه تاؤ راتاؤ زما  
 خيال دے فوجيان بيا Barbed wire اولگوى، نو هغوى به د كورونونو نه هم نه شى  
 راوتے، نو هغه د آبادئ د پاره ورته زمكه نه پريږدى او ورسره چه كومه زرعى  
 زمكه ده، په هغه باندے نن د مالټے باغونه، د نيمبوانو باغونه، په هغه باندے

آلوچے ، پہ ہغے باندے ہر قسم د Citrus foods بہترین ایریا دہ پہ صوبہ سرحد کبئ۔ د دے نہ بنہ مالٹا یو خو عبدالاکبر سرہ دہ پہ مقابلہ کبئے او یوہ مونر۔ سرہ دہ پہ دے ٲولہ صوبہ کبئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: د مانکی مالٹے خو ٲیرے مشہورے دی خو تا چرے پہ چا او نہ خورولے جی ، دا ہم د ہغہ ٲائے نہ روانے دی۔

وزیر آباشی: نہ دے ٲل خو پہ ٲولو ، نو پہ ہغے کبئے دا ٲول باغونہ دی۔ بل د ہغے نہ ٲس دا سیکشن فور چہ او شو نو د علاقے چہ ٲومرہ ملکان دی ، د کلی ٲلٲ دی ، ہغوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریونیونسٹ صاحب کہاں ہیں؟ ان کو ذرا بلائیں جی۔ ٲھک ہے۔

وزیر آباشی: بیٹھے ہیں جی۔ نو بیا اعتراضات پہ ہغوی او شول ، ایس ایم بی آر تہ مونرہ لا رو ، ایس ایم بی آر پرے لیکل کری دی چہ دا ایگریکلچر لینڈ دے ، دا د کینسل شی۔ ہغہ رپورٹ ٲی او آر تہ لا رو۔ ٲی او آر پرے ٲیل رپورٹ راستولے دے چہ دا ایگریکلچر لینڈ دے ، Small with holding دی ، دا د کینسل شی خو مونر۔ تہ او س ٲل نہ راخی چہ دا کینسل کوی بہ ٲوک؟ نو زہ دے منسٹر صاحب تہ ریکویسٹ کومہ چہ دا د کینسل کری ٲکہ چہ دا ٲیر زیاتے دے چہ زمونرہ نہ دا زمکے دوئی اٲلی۔

Mr. Speaker: Minister Revenue, please.

وزیر آباشی: یو بل جی۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر آباشی: دے زمکو د پارہ د یو سماں ٲیم ہم Feasibility report جو ر شوے دے ، د ہغے ٲروپوزل تیار دے او ٲیر Feasible دے نو کہ سبا ٲیم جو ر شی او زمکہ نہ وی نو بیا بہ ہغہ ہم ضائع ٲی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ریونیوپلیز، یہ جو بتا رہے ہیں، یہ کیا معاملہ ہے جی؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال و املاک): جناب سپیکر، جو یہ ایشو سامنے آیا ہے، واقعی بڑی تشویش ہے اس پر لوگوں کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا تیز بولنا ہو گا جی، سمجھ نہیں آرہی ہے۔

وزیر مال و املاک: آرہی ہیں جی کافی درخواستیں، اس میں جو Objections آئی ہیں، ان پر غور ہوا ہے اور ڈی او آر کو لکھا گیا ہے کہ اس زمین کو، زرعی زمین ہے، نہ لیں اور میں پوری کوشش کرتا ہوں اور آپ کی مدد سے، آپ بھائیوں کی مدد سے کیونکہ یہ زمین جو پہلے بھی پچاس ہزار جریب انہوں نے وہاں پر ملی ہوئی ہے تو یہ زمین نہ لیں اور ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ صحیح طریقے سے کرائیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر، جس طرح منسٹر صاحب نے خود اس کو بیان کیا اور آئریبل ممبر نے موڈ کیا، اب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ ڈی او آر کر رہے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں، یہ ڈی او آر کونسی بلا، ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کہتی ہے کہ مت کرو اور ڈی او آر کئے گا کہ کرو؟ میں تو کہتا ہوں کہ Straightaway جی آرڈر کریں، کیسٹل کر دیں، یہ کیا بات ہوئی؟ یہ ڈی او آر کون ہوتا ہے؟

وزیر مال و املاک: یہ تو آپ رولنگ دے دیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ابھی انہوں نے ڈی او آر کو مکشرف بنا دیا ہے نا، اسلئے یہ ان کے قابو نہیں آ رہا ہے جی، یہ تو آپ کے نیچے نہیں آ رہا ہے۔

وزیر مال و املاک: یہ De-notify کریں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: آج ہی آپ یہ وعدہ کریں اس ہاؤس میں کہ کل یہ De notify کریں گے۔

وزیر مال و املاک: گزارش یہ ہے کہ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس کو De notify کریں گے۔ میں اس اسمبلی میں، فوری کریں گے۔

جناب سپیکر: کریگا، فوری کریگا، تھینک یو جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بیا دے پکبنے، ثاقب خان بیا خہ بیبنہ شوہ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ہم دغسے سر، داسے د مانکی شریف زمکہ واحد زمکہ نہ دہ جی، داسے خلور پینخہ نور سائٹس دی جی، پہ موپڑ وے باندے ہم دہ او پہ دغہ باندے چہ ہغہ Identified شوی دی جی او د ہغے Purposes چہ دی، ہغہ تراوسہ پورے Clarify نہ دہ جی، نوزہ بہ خواست کومہ جی چہ منسٹر صاحب د دا نور تبول چہ خومرہ داسے سائٹس دی، پہ ہغے کبنے پہ موپڑ وے باندے ہم

ده، په سوات كښه هم دوه دره ځايونه دي چه په هغه كښه هم اوگوري او كه دا وي نو چه De notify نوټيفيكيشن د د ټولو اوشي جى-

جناب سپيكر: منسټريونو، پليز اس په بهي ذر آپ ديكه لیں اور ان كیساته بیٹھ جائیں كه كیا۔۔۔۔۔  
وزیر مال و املاک: بس یہ ہے جی كه اس كو Pinpoint كرنار پڑیگا، Pinpoint هوگا تو پھر اس پر بیٹھ جائیں گے۔

محترمہ گهت یاسمین اور كزئی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپيكر-

جناب ثاقب اللہ خان چمكئی: سر، په موټر وه باندے ده او په سوات ډسټرڪټ كښه ده جى-

جناب سپيكر: جی، جی، آپ ان كیساته بیٹھ جائیں تویه بتا دیگا۔ جی بی بی، تاسو څه وایئ؟

محترمہ گهت یاسمین اور كزئی: جناب سپيكر صاحب، بهر گیت باندے ساوتھ وزیرستان نه زمونږه څه خوئیندے راغله دی چه هغه په کنټریکټ ملازمینو كښه راخی او هغوی دلته كښه بهوك هرتالی كیمپ هم د پریس كلب مخه ته لگولے دے نو سر، د هغوی په باره كښه زه وایمه چه هغه كمیټی هم تر اوسه پورے جوړه نه شوه چه تاسو دا دلته كښه آرډر كړے وو چه د دے په باره كښه كمیټی جوړه كړے شی چه هغه آل کنټریکټ لیکچرز چه دی، د هغوی په باره كښه، سر، دا پندره سو كسان دی چه هغه دے سره Affect كیری لگیا دی او د هغوی Age limit چه دے، هغه Thirty دے چه كوم هغوی كراس كړے دے۔ سر، د هغوی د پاره مهربانی او كړئ، هغه غریبانانے بهر ولاړے دی، څلور زمونږه خوئیندے دی چه هغه ساوتھ وزیرستان نه راغله دی نو د هغوی د پاره دا كمیټی تاسو كه اناؤنس كړئ چه دا ټول، زمونږه دا Matter چه دے، په هغه كښه ډسكس كړو جى-

جناب سپيكر: دا فيدرل سبجیكت دے كه پراونشل دے؟

محترمہ گهت یاسمین اور كزئی: نه جی پراونشل سبجیكت دے، زمونږه سبجیكت دے۔

جناب سپيكر: هاں جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا زمونبرہ پراونشل سبجیکٹ دے جی۔ پہ دے باندے  
مخکبنے ہم خبرہ شوے وہ او بشیر بلور صاحب دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نا دا د نارتھ وزیرستان نہ راغلی دی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، دا زمونبرہ دا آل کنٹریکٹ لیکچررز دی۔

جناب سپیکر: نہ تاسو خواوس د نارتھ وزیرستان خبرہ او کرہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا سر، ہغہ خوئیندے دی چہ کوم پہ ایجوکیشن کبنے  
ہغوی جاب کوی لگیا دی او ہغوی دوئی د کنٹریکٹ نہ اوس ویستی دی او دوئی  
ورته ویلی دی چہ تاسو لاپر شی د پبلک سروس کمیشن پہ تھرو باندے راشی نو  
ہغہ غریبانانے د ہلتہ نہ راغلی دی نو سپیکر صاحب، تاسو دے د پارہ کمیٹی  
اناؤنس کړی جی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شازیہ اورنگزیب بی بی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: دا تشے زمونبرہ خوئیندے نہ دی، زمونبرہ ورونبرہ ہم دی  
او ہغوی پرون کیمپ لگولے وو د پریس کلب بھر او دا جی ڈیرہ Important  
issue دہ۔ مونبرہ خودا غتے غتے خبرے دلته کبنے کوؤ خوچہ د چا دے وخت  
کبنے حقوق At stake وی نوزما پہ خیال کبنے دغہ زیاتہ Important issue دہ  
او ہغوی پرون سحرہ راسے بھوک ہرتال کیمپ لگولے وو، چائے تپوس نہ دے  
کھے، دا ڈیرہ د افسوس خبرہ دہ۔ زہ وایم چہ د تولو نہ مخکبنے خودا قسم  
ایشوز چہ دی، ہغہ Take up کول پکار دی او دا صرف خوئیندے نہ، زمونبرہ  
ورونبرہ ہم دی او ہغہ پہ ڈیر تعداد کبنے دی جی۔

جناب سپیکر: دا د وزیرستان دی کہ د دے خائے دی؟

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: نہ جی، دا پورہ پراونشل دی، پورہ د پراونس خلق دی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پورہ د صوبے دی۔

جناب سپیکر: تاسو خود وزیرستان او ویل کنہ۔



مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، زہ دا Explain کوم جی۔ زہ دا Explain کوم جی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: د پورہ صوبے خلق دی جی۔

جناب سپیکر: بس اوشو جی، دا اوشوہ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب!۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دا جی مخکینے بشیر بلور صاحب دوئی تہ یو خلیے ناں کرے وو پہ دے خبرے باندے او مسئلہ ئے دا کرے وہ چہ پنخلس سوہ کسان دی صرف جی او هغوی هرہ ورخ احتجاج کوی، اوس هغوی بهوک هر تال شروع کرو جی نو جی دا ڊیر غت حکومت دے، د پندرہ سو کسانو مسئلہ نہ دہ، لږ د دوئی نرمی او کپی،

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی، انور خان، تہ خہ وایے؟ بشیر بلور صاحب! اودریرہ هغه هم خہ وائی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر، زما خبرہ د دے ریونیو سرہ Related وہ خو پہ مینخ کبنے دا خبرہ راغله جی۔ پہ ریونیو ڊیپارٹمنٹ کبنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریرہ هغه به بیا اوکریے، هغه به بیا اوکریے۔ اوس بشیر بلور صاحب، دا کرنٹ ایشور وانه دہ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات، انتخابات و دیکی ترقی)}: جناب سپیکر صاحب، دا مخکینے هم فلور آف دی هاؤس شوے وه او هلته هم دا ریکویسٹ کرے وو چہ پبلک سروس کمیشن چہ دے، تاسو خیال شته چہ مونږہ دلته، دوئی دا هم وئیلی وو چہ دا پوستونہ چہ دی، واپس خلقو تہ ملاؤ شی، مونږہ دا وایو چہ میرت باندے کار اوشی او دے خلقو تہ چہ کوم خلق پہ کنٹریکٹ باندے دی، دوئی تہ هم

بالکل اختیار شتہ، دوئ تہ موقع دغہ شتہ چہ دوئ د لار شی پبلک سروس کمیشن تہ او خپل امتحان ورکری او یو کس چہ دے، ہغہ بہ امر مجبوری پہ کنٹریکٹ باندے راشی او چہ کوم سرے سی ایس ایس اوکری، ہغہ د Ignore کرے شی او دا د بحال شی، د حکومت پالیسی دا نہ دہ او نہ مونرہ دا کولے شو۔ پہ دے وجہ باندے چہ کوم خلق چہ ہغوی سی ایس ایس کوی، پبلک سروس کمیشن نہ ہغوی راخی، ہغوی خو تاسو Ignore کوئ او چہ کوم خلق پبلک سروس کمیشن تہ خی او نہ شی پاس کولے امتحان، ہغہ تاسو، دا کوم میرٹ دے؟ د حکومت پالیسی دا دہ چہ مونرہ دا کنٹریکٹ والا چہ دی، ہغہ نہ شو بحال کولے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پہ ہغے کنبے دا دی، لکہ خنگہ چہ منسٹر صاحب او وئیل خو جناب سپیکر صاحب، یو عرض کومہ ډیر مؤد بانہ چہ دوئ دا او وئیل چہ پبلک سروس کمیشن تہ لار شی نو جناب سپیکر صاحب، د دوئ ایج اوس تیر شوے دے چہ دا پبلک سروس کمیشن تہ Apply نہ شی کولے او جناب سپیکر، ہم دے منسٹر صاحب دلته یو بیان ورکریے وو چہ دا یوہ کمیٹی بہ جو ریوی او پہ ہغہ کمیٹی کنبے بہ دا خبرہ ډسکس کیوی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: د عبدالاکبر خان دا یو بل Pending وو، ہغہ خہ خبرہ دہ جی؟ تاسو کنبینی۔ بشیر بلور صاحب! کنبینی۔ عبدالاکبر خان کا مانیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: تقریباً چار پانچ ماہ ہو چکے ہیں کہ اس ہاؤس میں میں نے ایک بل موؤ کیا تھا اور آپ نے اس ہاؤس میں اس کو کمیٹی کے حوالے کیا تھا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر جو ہے، وہ چیف منسٹر صاحب ہے اور ان رولز میں ہے، سلیکٹ کمیٹی کو آپ نے حوالے کیا تھا اور سلیکٹ کمیٹی کے رولز میں یہ ہے کہ Concerned Minister will be the chairman of the Select Committee چہ کوم ډیپارٹمنٹ سرہ وی۔ اب جناب سپیکر، چار مینوں، پانچ مینوں میں وزیر اعلیٰ صاحب کیساتھ تو ٹائم نہیں ہے کہ وہ آکر، اور بار بار آپ کے سیکرٹریٹ نے ان کو لکھا بھی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی اسد صاحب! یہ ذرا سن لیں تو پھر اس کے بعد۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، تو اس میں یہ بات ہے کہ رولز میں پھر یہ ہے کہ اگر Concerned Minister مثال کے طور پر نہیں ہے یا Available نہیں ہے تو رولز میں ہے کہ پھر ڈپٹی سپیکر اس کو Preside کرتا ہے تو جناب سپیکر، آپ کی رولنگ چاہیے کہ اب اگر چھ مہینے ایک بل جو ہے، وہ Pending پڑا ہوا ہے، اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے، اس کو آپ نے کمیٹی کے حوالے کیا ہے، کمیٹی بنا دی گئی ہے اور اس کمیٹی کی ایک میٹنگ ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ بڑے مصروف ہیں، ان کیساتھ وقت نہیں ہے تو یا تو کوئی آپ اور منسٹر کو کر دیں یا پھر ڈپٹی سپیکر جو رولز کے مطابق ہے، سلیکٹ کمیٹی میں ان کو ہدایت کر دیں کہ وہ اس کمیٹی کو Preside کر دیں۔ تو مہربانی آپ کی ہوگی جی، یہ بڑا گھمبیر مسئلہ بنتا جا رہا ہے، یہ صرف لیکچرارز کا نہیں ہے، It's all Contract Employees، وہ حکومت اپنا Version دیں اور ہم اپنا Version دیکر، اس میں بیٹھ کر Decide کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو اگر ٹائم نہیں ہے تو ڈپٹی سپیکر صاحب اس کو Preside کریں گے۔

بیگم شازیہ اور نگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، تشے کمیٹیاں جو رہے شوے دی۔ جناب سپیکر: بس جی، بس ایشو ختم ہو گیا، اس پر رولنگ میں نے دے دی ہے۔

بیگم شازیہ اور نگزیب خان: تشے کمیٹیز جو رہے دی او پہ کولڈ سنٹوریج کبے ہسے پرتے دی، Implementation پکار دے جی۔ د حکومت کمیٹیز جو رپری او Implementations نشتہ۔

جناب سپیکر: اوشو جی، دپتی سپیکر بہ دا کمیٹی Preside کوی، ما رولنگ ورکرو جی۔ بس اوس مخکبے خو جی۔ Item No. 8, the Honorable Minister for Housing, NWFP, to please move for leave of the House to withdraw the Defence Housing Authority Bill, 2008 as introduced on 19.8.2008. Law Minister on behalf of Housing Minister.

آرڈیننس ہاکا واپس لیا جانا

Mr. Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights): I wish to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of NWFP, Procedure and

Conduct of Business Rules, 1988, that leave may be granted to withdraw the Defence Housing Authority.....

جناب سپیکر: ذرا تیر پڑھیں، سمجھ نہیں آرہی ہے کسی کو۔

Minister for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights: I wish to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that leave may be granted to withdraw the Defence Housing Authority Peshawar Bill, 2008 as introduced on date 19.08.2008 in this House.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ آئینبل منسٹر نے Move کیا ہے کہ ہم اس بل کو واپس لے رہے ہیں جو بل اس اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا اور آئینبل ممبرز میں تقسیم ہوا تھا۔ جناب سپیکر، اس پر ہاں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے بھی کافی ممبرز نے کافی Reservations دکھائی تھیں اور آپ نے ممبرانی کی تھی، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا تھا جو لاء ریفرارمز کمیٹی ہے۔ آج دو بجے جناب سپیکر، اس کی میٹنگ ہے، آپ نے Convene کر دیا ہے اور آپ اس کے چیئرمین ہیں۔ اب جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ جب یہ Withdraw کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بتائیں، اب جناب سپیکر، یہ جب Withdraw کر رہے ہیں تو اس کمیٹی کے پاس تو پاور ختم ہو جائیگی، وہ کمیٹی تو کچھ نہیں کر سکے گی اس Withdrawal کے بعد، اب بات یہ ہوگی کہ دوسرا جو آرڈیننس نکلا ہے، یہ اسلئے Withdraw کر رہے ہیں کہ یہ مر گیا ہے، اس کا نام ختم ہو چکا ہے اور اس کے بعد انہوں نے دوسرا آرڈیننس جناب سپیکر نکالا ہے تو وہ پہلا جو بل میں Convert ہوا تھا، اس کو Withdraw کر رہے ہیں، اب نیا آرڈیننس جو ہے نا، یہ لائیں گے بل کی شکل میں پھر۔ اب ہم نے تو ایک دفعہ، اس ہاؤس نے اس کو لاء ریفرارمز کمیٹی کے حوالے کیا تھا، آج جب لاء ریفرارمز کمیٹی کی میٹنگ ہوگی، وہ بل نہیں آریگا، اس Withdrawal کے بعد نہیں آریگا، جب وہ نہیں آریگا تو دوسرا آرڈیننس آریگا بل کی صورت میں، پھر اس کی حیثیت کیا ہوگی؟ کیا ہم یہ سمجھیں کہ وہ بل لاء ریفرارمز کمیٹی کو Refer consider کیا جائے؟ دیکھیے ناجی بڑی Important بات ہے، اگر حکومت Legislation نہیں کر سکتی In time legislation تو اس میں ہمارا تو کوئی گناہ نہیں ہے جناب سپیکر۔ اب اگر وہ In time legislation نہیں کر سکتی، آپ ریفر کرتے ہیں کمیٹی کے پاس، دوسرا آرڈیننس آجاتا ہے، پہلا آرڈیننس مر جاتا ہے تو پھر ہم کدھر جائیں گے؟

Mr. Speaker: Law Minister Sahib.

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر، اس میں گزارش یہ ہے، میرے خیال میں اپنے سوال کا Ordinance had to come, and other Ordinance had to come. جو پہلے ہم نے Introduce کیا تھا، یہ والا جس کو ابھی Withdraw کریں جی، اس کا ٹائم پورا ہو گیا تھا تو لہذا دوسرا Ordinance had to come in to field۔ دوسری بات یہ ہے جی کہ We have no choice اس میں اور اگر In time وہ کمیٹی اس پر Act کر لیتی اور In time اس کی Legislation ہو جاتی تو بہت اچھا تھا۔ اب دوبارہ ہم نے یہ ایوان میں دوسرا بل پیش کیا ہوا ہے تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔ اس پر ہاؤس کی جتنی Suggestions ہیں، اس کو لیا جاسکتا ہے تو House will not be deprived۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ بات وہ ٹھیک کر رہے ہیں کہ تین مہینے میں Legislation نہ ہو سکی تو آرڈیننس Lapse کر جائیگا۔۔۔۔

Mr. Speaker: Anyhow.....

جناب عبدالاکبر خان: لیکن سر، ابھی آپ نے جو دو بچے میٹنگ بلائی ہے، اس نئے آرڈیننس کو جو انہوں نے نکالا ہے، اس کو ہم بل Consider کر کے لے لیں؟ اگر اس نئے آرڈیننس کو ہم بل Consider کر کے لے لیں تو پھر تو بات ٹھیک ہے لیکن اگر اس کو بل Consider کر کے نہیں لیں گے تو وہ تو آرڈیننس ہے، بل تو آپ لائے ہی نہیں ہیں تو جب بل لائے نہیں ہیں تو وہ ریفر کیسے ہوگا، جناب سپیکر؟ تو میرے خیال میں اس کو Consider کر لیں، نیا آرڈیننس ہو بہو ہی آرڈیننس ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Law Minister Sahib!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس پر آپ اپنا رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: اس پر میں اپنا رولنگ Reserve کرتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، پھر نیا جو لائیں گے تو پھر اس کو دوبارہ Move کریں گے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: یہ جو ہے، اگر اس پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی چونکہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ اس کا Lapse ہو چکا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: بل آپ کے پاس پڑا ہے، آپ نے آج دو بچے اس پر میٹنگ کال کر دی ہے اور آپ نے ایجنڈے میں اس کو شامل کیا ہے۔ آج جب یہ واپس لے رہے ہیں تو اس کی حیثیت کیا ہوگی؟ اس کمیٹی

کی حیثیت کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو Withdraw ہو جائیگا نا۔  
 جناب عبدالاکبر خان: نہیں، تو پھر وہ بھی Withdraw ہو جائیگا۔  
 جناب سپیکر: کونسا؟  
 جناب عبدالاکبر خان: وہ جو کمیٹی کے پاس ہے تو پھر کمیٹی والا بھی Withdraw ہو جائیگا۔  
 جناب سپیکر: پھر تو کمیٹی میں تو اور بھی پوائنٹ بہت ہیں نا۔  
 جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں اس Specific Bill کی بات کر رہا ہوں۔  
 جناب سپیکر: وہ تو Withdraw ہو جائیگا، یہ تو کنفرم ہے۔  
 جناب عبدالاکبر خان: تو Withdraw ہو جائیگا تو پھر ہم دوبارہ کمیٹی کے پاس بھیجیں گے تو پھر وہ تو  
 Lapse ہو رہا ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: اگر نیا۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: اگر ہاؤس چاہے گا، ہاؤس کی طرف سے اجازت ملتی ہے تو ضرور۔۔۔۔۔  
 جناب عبدالاکبر خان: سر، ہاؤس نے تو ایک دفعہ آپ کو اجازت دی تھی، اس میں ہمارا گناہ تو نہیں ہے۔  
 جناب سپیکر: یہ کل آئیگا، کل اس پر پھر بحث کریں گے۔ جی آگے۔  
 وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: بس سر، We want to withdraw it، اگر اس کے اوپر  
 کوئی شو آف بینڈز سے ووٹنگ چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے Otherwise the Government، ٹریڈری  
 بنچر جو ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، بیٹھ جائیں لاء منسٹر صاحب۔  
 The motion before the House is that the leave may be granted to the Honourable Minister to withdraw the Defence Housing Authority Bill, 2008, as introduced on 19.08.2008 in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The leave is granted and the Bill be considered as withdrawn. Item No. 9, the Honourable Minister for Industries, NWFP, to please move for leave of the House to withdraw the North-West Frontier Province Sarhad Development Authority .....

(شور)

مفتی کفایت اللہ: سر، یہ وزیر صنعت نہیں ہے۔

One Voice: Honourable Speaker! .....

جناب سپیکر: صبر، ایک منٹ صبر، میں نے پورا نہیں پڑھا ہے ابھی۔

حاجی شیراعظم خان وزیر (وزیر محنت): نہ زما دے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ لوگوں کو میں نے بڑا فری ماحول دیا ہے تو اس وجہ سے آپ لوگ بھی تجاوز کر رہے ہیں،

میں یہ دوبارہ پڑھتا ہوں۔ Item No. 9, the Hon'able Minister for Industries, NWFP, to please move for leave of the House to withdraw the North-West frontier Province Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking Over) Bill, 2008, as introduced in the House on 29.08.2008.

مفتی کفایت اللہ: سر، یہ غلطی آپ کے آفس کی ہے کہ وزیر معدنیات کو وزیر صنعت لکھا ہے اور دوبارہ آپ نے وہی رولنگ دی تو آپ ان کو، یا تو ان کا پروٹوکول ہی تبدیل کریں گے اور یا یہ کہ یہ آج نہ پڑھیں۔

جناب سپیکر: منزل ونگ اصل میں ان کے پاس ہے نا۔ Hon'able Minister please move.

Mr. Mehmood Zaib Khan (Minister for Mineral Development & Technical Education): Honourable Speaker, I beg to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that leave may be granted to withdraw the North-west frontier Province, Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking Over) Bill, 2009 as introduced on dated 29.08.2008 in the House.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that leave may be granted to the Honourable Minister to withdraw the NWFP Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking Over) Bill, 2008, as introduced on 29.08.2008 in the House? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Leave is granted and the Bill

میرے خیال میں آج کیلئے اتنا کافی ہے۔ be considered as withdrawn.

The sitting is adjourned till tomorrow 10.am. Thank you.

---

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 14 جنوری 2009 بروز بدھ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)